صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 6 مارچ 2010 بمطابق 19 ربیع الاول 1431 ہجری سہ پہر چار بج کر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور ترجمہ

أعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

أَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِۖ إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودً۬ا O وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةً۬ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامً۬ا مَّحۡمُودً۬ا O وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِى مُدۡخَلَ صِدۡقٍ۬ وَأَخۡرِجۡنِى مُخۡرَجَ صِدۡقٍ۬ وَٱجۡعَل لِّى مِن لَّدُنكَ سُلۡطَـٰنً۬ا نَّصِيرً۬ا O وَقُلۡ جَآءَ ٱلۡحَقُّ وَزَهَقَ ٱلۡبَـٰطِلُۚ إِنَّ ٱلۡبَـٰطِلَ كَانَ زَهُوقً۬ا O وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلۡقُرۡءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ۬ وَرَحۡمَةٌ۬ لِّلۡمُؤۡمِنِينَۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّـٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارً۬ا۔

(ترجمہ): آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجیئے اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔ اور کسی قدر رات کے حصے میں سو اس میں تہجد پڑھا کیجیئے جو کہ آپ کیلئے زائد چیز ہے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں جگہ دے گا۔ اور آپ یوں دعا کیجیئے کہ اے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔ اور کہہ دیجیئے کہ حق آیا اور باطل گیا گزرا ہوا (اور) واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے اور ناانصافوں کو اِس سے اُور الٹا نقصان بڑھتا ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' ۔

Malik Qasim Khan Khattk: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: ملک صاحب! 'کوئسچنز آور' میں پوائنٹ آف آرڈر سے کوشش کریں کہ اجتناب کریں اور ویسے بھی مجھے لگ رہا ہے کہ آج ہیلتھ کے متعلق کوئسچنز ہیں۔ وزیر صحت صاحب بڑے عرصے بعد آئے ہیں، آپ بیٹھ جائیں، اس کے بعد دیکھیں گے انشاء اللہ۔ وقار احمد خان صاحب، وقار احمد خان، سوال نمبر 187۔

* 187 _ جناب وقار احمد خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ڈسپنسریوں کی عمارات تعمیر ہو چکی ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ عمارات کو کارآمد بنانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جی ہاں، پیپلز ورکس پروگرام کے ساتھ ساتھ تعمیر وطن پروگرام اور ایم پی اے/ایم این اے/سینیٹر پروگرام کے تحت بھی صوبہ سرحد میں کئی ڈسپنسریاں فعال حالت میں ہیں۔

(ب) محکمہ صحت سالانہ ترقیاتی پروگرام 10-2009 میں ایک علیحدہ سکیم کے تحت متعلقہ ڈسپنسریوں میں جہاں ضرورت ہوگی، مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، جناب خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ کوئسچن نمبر 167۔

جناب سپیکر: جی 237 که 234 ؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نه 167۔

جناب سپیکر: 237 جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نه دا دے کټ کړے ئے دے، دلته 234 کټ کړے ئے دے او بیا دا دے-----

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں افتخار صاحب د پریس ملګری بیا خدائے خبر څه چل شوے دے ؟ خان سره یو مشر بل هم بوځئ۔ مختیار خان! تاسو لاړ شئ۔ جی۔

* 167- جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 10 میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور سول ڈسپنسریاں موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز میں مختلف کیٹیگریز کی آسامیوں پر اہلکار خدمات سرانجام دے رہے ہیں;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پی ایف 10 میں کل کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور سول ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں، نیز ان مراکز میں کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، ہر مرکز میں موجودہ سٹاف کی تعداد کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

(2) مذکورہ مراکز میں کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں، ہر سنٹر کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک ان مراکز میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) پی ایف 10 میں کل بارہ مراکز صحت ہیں جن میں ایک عدد سول ہسپتال، ایک عدد آر ایچ سی، آٹھ عدد بی ایچ یوز اور دو عدد سول ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ منظور شدہ آسامیاں اور موجودہ سٹاف کی تفصیل فراہم کی گئی۔ تفصیل میں یہ بات بتادی گئی ہے کہ مذکورہ مراکز میں کوئی بھی آسامی خالی نہیں ہے، سب آسامیوں پر عملہ تعینات ہے اور ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دیکښے خوشه داسے سپیلمنټری نشته دے خو دا دوئ چه کوم ټوټل ورکړے دے بعضے ځائے ما کتلی دی نو هغوی وئیلی دی چه یره دیکښے شته دے خو May be چه Recently اپوائنټ شوے دی خالی پوسټونو باندے، نو منسټر صاحب د دا مهربانی اوکړی او دا ایشورنس دورکړی چه یره کوم خالی وی نو مونږه به ئے ډک کړو Near future کښے۔

جناب سپیکر: جی جناب منسٹر صاحب، ہیلتھ منسٹر۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! جو آسامیاں خالی ہیں، میں فلور آف دی ہاؤس پہ ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ بہت جلد ان کو ہم پر کر دیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی سر۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان بی بی، محترمہ عظمیٰ خان بی بی۔

* 241 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور کے بڑے ہسپتالوں، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، ایل آر ایچ، خیبر ٹیچنگ ہسپتال بشمول سٹی ہپستال کوہاٹ روڈ کی لیبارٹریوں میں ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز خدمات سرانجام دے رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں لیبارٹریوں میں تعینات ڈاکٹروں کو پچیس فیصد اور ٹیکنیشنز کو دس فیصد لیبارٹریوں کی آمدن سے کمیشن دیا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں کی لیبارٹریوں میں تعینات ڈاکٹروں سے زیادہ ٹیکنیشنز کام سرانجام دیتے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، ایل آر ایچ، خیبر ٹیچنگ ہسپتال بشمول سٹی ہسپتال کی لیبارٹریوں کی گزشتہ چار سالوں یعنی 2004-07 کی آمدن کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ ہسپتالوں کی لیبارٹریوں میں تعینات ڈاکٹروں اور ٹیکنیشنز کے نام، گریڈ اور تعداد کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) مذکورہ آمدن سے ڈاکٹروں کو پچیس فیصد اور ٹیکنیشنز کو دس فیصد شرح سے ماہانہ اور سالانہ کے حساب سے کل کتنی رقم دی گئی ہے، ڈاکٹروں اور ٹیکنیشنز کے نام اور ہسپتالوں کے ناموں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(4) مذکورہ کمیشن کس کی منظوری سے دیا جاتا ہے، آیا حکومت کمیشن کی مذکورہ تناسب کو تبدیل کر کے ڈاکٹروں کو پندرہ فیصد اور ٹیکنیشنز کو بیس فیصد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مگر یہ کمیشن نہیں بلکہ شیئر ہوتا ہے۔

(ج) جی نہیں، ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز اپنی جاب کے مطابق کام سرانجام دیتے ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہ شیئرز حکومت کی پالیسی کے مطابق دیئے جارہے ہیں۔ اس تناسب میں تبدیلی فی الحال نہیں کی جارہی ہے کیونکہ پہلے سے موجودہ پالیسی کے تحت شیئرز دیئے جارہے ہیں۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بی بی! وہ موؤر Satisfied ہے تو آپ اس میں کیا سپلیمنٹری کر رہی ہیں؟ محترمہ عظمیٰ خان بی بی، Next۔

* 243 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ امسال 2008ء میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے شعبہ ایمر جنسی کیلئے میڈیکل آفیسرز کی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے شعبہ ایمر جنسی، میڈیکل و سرجیکل وارڈز میں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم چوبیس گھنٹے موجود رہتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آیا مذکورہ بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں، نیز ان آسامیوں کیلئے اخبارات میں کوئی اشتہار دیا گیا تھا؛

(2) آیا مذکورہ بھرتیاں خالی آسامیوں پر کی گئی ہیں یا نئی آسامیاں Create کی گئی ہیں؛

(3) اگر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم شعبہ حادثات (ایمر جنسی) کے وارڈز میں چوبیس گھنٹے موجود ہوتی ہے تو مذکورہ بھرتیوں کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ: (وزیر صحت): (الف) یہ بات درست نہیں۔ 2008 میں کوئی میڈیکل آفیسر لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 2008 میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے شعبہ ایمر جنسی کیلئے کوئی میڈیکل آفیسر بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس سے بھی Satisfied ہیں؟

محترمہ عظمیٰ خان: جی سر، Satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بی بی۔

جناب سپیکر: خوب ہوم ورک کیا ہے۔ عبدالاکبر خان کیا معاملہ ہے؟ عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ متعلقہ منسٹر دو تین Sittings میں نہیں تھے تو اس کا مطلب ہے انہوں نے پورا اپنا ہوم ورک برابر کر دیا ہے۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Muhtarama Yasmin Zia Bibi, not present.

جناب سپیکر: جناب زمین خان صاحب۔ محمد زمین خان صاحب! سوال نمبر جی؟

جناب محمد زمین خان: سوال نمبر 672 دے سر۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب! ما سرہ خو 588 دے۔

* 588 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت زچہ بچہ کی صحت پر قومی خزانہ سے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقاصد کے حصول کیلئے صوبے کے مختلف علاقوں میں زچہ بچہ مراکز صحت قائم کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر پائیں کے مختلف صوبائی حلقوں میں قائم کئے گئے زچہ بچہ سنٹرز کی مکمل تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

جناب والا! ضلع دیر پائیں میں کل 09 زچہ بچہ سنٹر قائم کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	سنٹر کا نام	تحصیل کا نام۔
1	ایم سی ایچ سنٹر باڈوان	ادیزئی
2	ایم سی ایچ سنٹر گل آباد	ادیزئی
3	ایم سی ایچ نسٹر کتیاڑی	ادیزئی
4	ایم سی ایچ سنٹر زیارت تالاش	تیمرگرہ
5	ایم سی ایچ سنٹر تیمرگرہ	تیمرگرہ

6	ایم سی ایچ سنٹر حیا سیر	بلامبٹ
7	ایم سی ایچ سنٹر منڈہ	منڈہ
8	ایم سی ایچ سنٹر مسکینے	ثمر باغ
9	ایم سی ایچ سنٹر خال	خال

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب محمد زمین خان: جی سر، دیکښے زما گزارش صرف دا دے، دا جواب دوئ چه راکړے دے، زما د دے سوال مقصد دا وو چه زما دا حلقه همیشه د پاره مظلومه پاتے شوے ده، که دا جواب اوګورو په دے ټولو حلقو کښے دوه دوه او درے درے، بی ایچ یو یا هسپتالونه پرېږده چه دا MCH سنټرے هم زما په حلقه کښے نشته۔ زما دا ګزارش وو چه که منسټر صاحب په دیکښے مونږ سره څه مهربانی اوکړی چه آئنده د پاره زمونږه دے حلقے له خصوصی څه په دے اے ډی پی کښے کیږدی چه یره دا ستاسو د پاره دی۔

جناب سپیکر: جی، جناب هیلتھ منسټر صاحب! دا څه وائی جی؟

وزیر صحت: زه خو پوهه نه شوم، زمین خان! لږ بیا اووایه۔

جناب محمد زمین خان: سر، وزیر صحت نه زما کوئسچن دا وو چه یره دا MCH یا څه ورته وائی، زمونږ په دیر کښے په مختلف حلقو کښے دی نو دا په کوم کوم ځائے کښے دی؟ نو جواب راغلے دے، د جواب مطابق په تیمرګره حلقه کښے یا په ادینزی یا په جندول کښے د MCH سنټرے شته خو زما هغه حلقه ترے محرومه ده نو زه په دیکښے ګزارش کوم چه نور خو زه مطمئن یم دے جواب نه، خو چه زما د حلقے سره چه کوم زیاتے شوے دے، د دے د ازالے د پاره تاسو څه دغه کوئ ما سره؟ مهربانی۔

جناب سپیکر: جی جناب۔ دا خو څه ضمنی سوال نه جوړیږی خو څه جواب نه مطمئن کوی۔

وزیر صحت: نه جی دوئ چه کومه خبره کړے ده د MCH سنټر باره کښے، دوئ سوال کړے دے چه کومو علاقو کښے لا نه دی جوړ؟ دا یو پراجیکټ دے In

process دے او چه کومے کومے علاقے ورکښے پاتے دی، هغے کښے به دا جوړیږی انشاء الله، زر به جوړیږی۔

جناب سپیکر: د دوئ حلقه هم پکښے یاد اوساتئ جی۔ محمد علی خان صاحب! جناب محمد علی خان۔

* 634 _ جناب محمد علی خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 22 تحصیل شبقدر میں میونسپل کمیٹی نمبر II اور III نیز شبقدر بازار کے ملحقہ علاقے کے عوام کے علاج و معالجہ کیلئے کئی سالوں سے سرکاری عمارت میں ڈسپنسری قائم تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کئی سالوں سے بند ہے اور سرکاری عمارت وملحقہ اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیاہواہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت علاقے کے لوگوں کے علاج و معالجہ کی ضرورت کے پیش نظر مذکورہ ڈسپنسری کو دوبارہ فعال بنانے اور قابضین سے واگزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) محکمہ صحت کے ریکارڈ کے مطابق مذکورہ ڈسپنسری موجود نہیں ہے کیونکہ ابھی تک محکمہ نے اس ڈسپنسری میں نہ تو سٹاف کی تعیناتی کی ہے، نہ کچھ فنڈ مہیا کیا ہے اور نہ ہی تعمیراتی کام کیا ہے۔

(ب) محکمہ صحت کے ریکارڈ پر ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے۔

(ج) علاج و معالجے کے پیش نظر محکمہ صحت نے شبقدر میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم کیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب محمد علی خان: دیکښے جی تاسو ته زه ریکویسټ کومه او منسټر صاحب ته هم ریکویسټ کومه، دا کوئسچن ما کړے وو تقریباً کال مخکښے، اوس ما ته د دے نه وروستو پته اولګیده چه دا ډسپنسری د هیلتھ ډیپارټمنټ نه وه، دا جی لوکل ګورنمنټ جوړه کړے وه او دیکښے ډیر نور دغه چل شوے دے، دا ډسپنسری ختمه شوے ده۔ زمکه انتقال هم په اړولو کښے دا کمیټئ والا ورسره ملاؤ وو، حالانکه دا 1965 کښے لوکل ګورنمنټ جوړه کړے ده او کرایه ئے دوئ اوسه

پورے اغستله، سن 84، 85ء پورے دوئ کرایے اغستے، اوس څه لب جب شوے دے، زه دا ریکویسټ کومه چه دا کوئسچن د کمیټئ ته حواله شي۔ دا د پنځوس شپیتو لکهو روپو جائیداد خبره ده سرکاري۔

Mr. Speaker: Ji honorable Minister for Health, please.

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ اس جواب میں ہم نے ان کو Categorically بتایا ہے کہ اس نام کی کوئی ڈسپنسری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ پہ نہ ہے، نہ کبھی تھی۔ کسی اور ڈیپارٹمنٹ کی ہو تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کبھی بھی کوئی ایسی Facility نہیں رہی، تو یہ جو بات کر رہے ہیں کہ کس کی۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب، میں نے بتایا ناکہ یہ لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

وزیر صحت: جی؟

جناب محمد علی خان: لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

وزیر صحت: لوکل گورنمنٹ کی ہے تو وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، یہ اگر لوکل گورنمنٹ کی ملکیت تھی تو آپ اس سلسلے میں نیا سوال لے آئیں جی۔

جناب محمد علی خان: پھر ایک سال لگے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک سال تو نہیں لگتا، اتنا بھی نہیں ہے کہ، ٹھیک ہے دس پندرہ دن زیادہ ہو سکتے ہیں لیکن ایک سال نہیں ہو سکتا۔ آپ آج دیدیں تو آپ کو میرے خیال میں ہفتے میں جواب مل جائے گا جی، آپ آج دیدیں جی، سوال دیدیں۔ احمد خان بہادر صاحب، احمد خان بہادر صاحب، Not present۔ بیگم نرگس ثمین جان۔ جی بی بی، سوال نمبر؟

بیگم نرگس ثمین: سپیکر صاحب، ما ته خو پورا پیپر اوس ملاؤ شو، زما په ټیبل چه څه کوئسچنے پراتے دی نو هغے کښے دا کوئسچن نه وو نو ما وئیلے نه دے نو که تاسو ماله یو منټ ټائم راکړئ چه زه اووایم۔ زما نه پس بل چا ته چانس ورکړئ، زه به دا اووایم۔

جناب سپیکر: تاسو بي بي، پرهاؤ کړئ، خیر دے بنه په آرام پرهاؤ کړئ، تاسو ته به د ټولو نه وروستو راشو۔ دا سوال به تاسو ته وروستو ټائم درکړو جي۔

بیگم نرگس ثمین: ٹھیک شوہ، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: دا وروستو چہ کلہ بیا راشی، بیا بہ تاسو سوال اوکڑئ جی۔ محمد زمین خان صاحب، Next question، سوال نمبر672۔

* 672 _ جناب محمد زمین خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر پائین میں تیمرگرہ کے مقام پرDHQ ہسپتال موجود ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں مختلف کیڈرز کی آسامیاں عدالت عالیہ کے حکم امتناعی کی وجہ سے عرصہ دراز سے خالی پڑی تھیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر حال ہی میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق مذکورہ آسامیوں پر بھرتی ضلع دیر پائین کے لوگوں کا حق بنتا ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ ہسپتال میں مختلف کیڈرز کی کتنی آسامیاں خالی تھیں؛

(2) مذکورہ پوسٹوں پر بھرتی شدہ ملازمین کے نام و پتے، ڈومیسائل، شناختی کارڈ اور دیگر کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(د) جی ہاں تمام آسامیاں دیر پائین کے امیدواروں سے پر کی گئی ہیں۔

(ھ) کل خالی آسامیاں 106 تھیں جن میں 83 آسامیاں پر کر دی گئی ہیں اور 23 آسامیاں بوجہ حکم امتناعی عدالت عالیہ خالی ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جی سر۔ دیکښے صرف یو Clarification ما غښتلو جی۔ ما دا کوئسچن کړے وو چہ یرہ پہ دے ہسپتال کښے دا کومے بھرتیانے کیږی نو دا بہ د ضلعے د ټولو خلقو حق وی کہ نہ د یو مخصوص علاقے بہ وی نو دا لږ وضاحت غواړم۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر! یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دے کوئسچن (د)او(ھ) جز چه دے نو په دیکښے زمین خان د مختلف کیډرز تپوس کړے دے چه دا څومره خالی دی؟ دے جواب کښے جی صرف د لیبارټری اټینډینټ او یا چړته پکښے د کلاس فور خبره شوے ده چه دومره پوسټونه خالی وو او دومره مونږ Fill کړی دی او دومره د کورټ په وجه نه دی Fill کړی۔ په دیکښے جی دا نه دی Show شوی چه په دیکښے د ډاکټرانو څومره پوسټونه خالی دی؟ دا خو د ډی ایچ کیو هاسپټل متعلق خبره ده نو زه دا وایم د ټولے صوبے په هسپتالونو کښے، کوم چه Peripheries دی، هغه ټول پوسټونه خالی پراته دی۔ زه دا وایم، ریکویسټ کومه تاسو ته، منسټر صاحب ناست دے چه لږ زمونږد چکدرے هسپتال خالی پروت دے، د ډی ایچ کیوهاسپټل دے، هغه د ډاکټرانو نه خالی پروت دے، کلاس فور ته به نه راځو جی، نو د هغے د پاره څه انتظامات پکار دی۔ پکار دے چه کوم ډاکټران هلته بدل شی، منسټر صاحب د هغه هلته کښے پریږدی کم از کم زمونږ د ضلعو خلق دے، هغه د مونږ ته هلته کښے په هغه ځائے پریږدی۔ دلته که حیات آباد میډیکل کمپلیکس ته-----

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب، ډاکټر صاحب! د ضلع دیر پائین متعلق که څه سوال وی کنه-----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زه جی هم د دے متعلق-----

جناب سپیکر: Relevant سوال وایئ نو دوئ نه به جواب واخلو۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بنه جی، Relevant سوال مے دا دے، چه په دے هسپتال کښے د مختلف کیډرز تپوس کړے دے نو په دیکښے صرف د لیبارټری اټینډنټ او د څوکیدار خبره ده، د ډاکټرانو پکښے خالی پوسټونه هډوShow شوے نه دی، پکار ده چه هغه د Show کړی۔

جناب سپیکر: جی، جناب مفتی صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جی سوال کا جز (ھ) پھر اس میں جز نمبر (2) ہے: "مذکورہ پوسٹوں پر بھرتی شدہ ملازمین کے نام و پتے، ڈومیسائل، شناختی کارڈ، اسناد اور دیگر کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟" جو جواب دیا ہے، اس میں نام ہیں جی اور باپ کا نام بھی ہے، ایڈریس بھی ہے جی اور Date of birth بھی ہے، اپوائنٹمنٹ بھی ہے جی لیکن اسناد جعلی ہیں یا اصلی ہیں، یہ وزیر موصوف کو نظر نہیں آئیں، کیا وزیر موصوف نے یہ سوال پڑھا ہے اور اگر پڑھا ہے تو اسناد کی طرف کیوں توجہ نہیں کی گئی؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: جناب آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب۔ عبدالاکبر خان! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، آپ کا سوال ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میں یہ کہتا ہوں کہ کیا مالی کیلئے بھی اسناد کی ضرورت ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: مالی کی پوسٹ کیلئے بھی اسناد کی ضرورت ہوتی ہے؟

(قہقہہ)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Health please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! یہ جو سوال زمین خان صاحب نے کیا ہے، اس کے حوالے سے ان کو تفصیل سے میں نے جواب دیا ہے۔ اس میں کچھ پوسٹیں ایسی تھیں، چونکہ وہاں پر لوگ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں، کچھ پوسٹیں جو Stay ہوئی ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے ہمارے ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب کا، حالانکہ اس سوال سے اس کا کوئی Relation نہیں بنتا، اس وقت ایک سو چودہ آسامیاں جو ہیں ڈاکٹرز کی ہمارے پاس خالی ہیں اور ہم نے وہ ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے پبلک سروس کمیشن کو اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم نے ان کو ایک لیٹر لکھا ہے، چونکہ ان کا پراسس ذرا لمبا ہوتا ہے تو ان سے ریکویسٹ یہ کی ہے کہ آپ ہمیں این او سی دیدیں تاکہ ہم کنٹریکٹ پر ڈاکٹرز لے لیں اور Peripheries میں جو جگہیں خالی ہیں تو انشاء اللہ Coming week میں ہمیں وہ این او سی مل جائے گی اور ہم ڈاکٹروں کو Induct کر کے یہ جو خالی جگہیں ہیں، ان کو ان سے پورا کرینگے، جب تک کہ ہمارے پاس پبلک سروس کمیشن کے Selectees نہیں آجاتے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ضروری ہے کہ این او سی لیتے ہیں یا جو کچھ بھی لیتے ہیں ڈاکٹرز بھی آپ کے پاس موجود ہیں اور خالی جگہیں بھی بہت ہیں، پبلک سروس کمیشن کا پروسیجر اگر بہت لمبا ہے تو اس کو شارٹ کٹ، میرے خیال میں عبدالاکبر خان! کیسے کیا جاتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہی بات میں کرتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کی Capacity اتنی نہیں ہے کہ وہ سارے صوبے کیلئے ریکروٹمنٹ 'ان ٹائم' کر سکے۔

جناب سپیکر: تو اس میں این او سی لیکر۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، این او سی لے لیں لیکن انہوں نے ابھی جو ایکٹ پاس کیا ہے، اس میں Further contract پر انہوں نے پابندی لگا دی ہے تو این او سی کے ساتھ پھر ان کیلئے اس ایکٹ میں چھوٹی سی امنڈمنٹ بھی لانا پڑے گی کیونکہ این او سی تو وہ دیدیں گے لیکن جو سول سرونٹ ایکٹ ہے، اس ایکٹ میں پھر انہوں نے جو امنڈمنٹ کی ہے اس امنڈمنٹ میں انہوں نے پابندی لگا دی ہے کہ Further جو ہے نا کنٹریکٹ پر کوئی نہیں لیا جائے گا، تو وہ میرا مطلب ہے کہ جب ان کو این او سی مل جائے گی تو بیٹھ کر اس کا حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ تو اگر آپ کو یاد پڑتا ہو تو میرے خیال میں کلیئر کٹ رولنگ آئی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ In time requisition کریں تو ڈیپارٹمنٹ کی بڑی غفلت ہو گی اگر وہ In time requisition نہیں کرتے۔ جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! څنګه چه دوئ خبره اوکړه هغے د پاره Already مونږ دوه کسان چه دی هغه نوی پبلک سروس کمیشن کښے مونږ اغستے دی او د هغوی Strength پوره دے او هغوی ته څه داسے پرابلم نشته۔ هغه چیئرمین وائی چه ما سره داسے څه فائل ورک پاتے نه دے، وائی ما خو ټول کړی دی او که د ډیپارټمنټ چرته پاتے وی نو خپل هغه د واستوی۔ ما سیکرټریانو سره میټنګ کړے دے، سیکرټریانو ما ته اووئیل چه مونږ سره هیڅ Pendency نشته نو په دے وجه باندے پکار ده چه کوم داسے ډیپارټمنټس وی نو هغه د اوښائی نو مونږ به هغوی ته اووایو، هغوی ته اوس دا مونږ Strength زیات کړے دے، دا تقریباً میاشت اوشوه چه مونږ دوه کسان نورے اغستے دی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه۔ شکریه جی۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډیره مهربانی جی۔ دا زمونږ د پریس ملګرو چه کوم بائیکاټ ئے کړے وو، د هغے پس منظر جی دا وو چه دا زمونږ شهاب ملګرے دے او هغه په ګیټ باندے راتلو، زمونږ د سیکیورټی والا ملګرو رویه ورسره تهیک نه وه او هغوی هلته ایسار کړے وو۔ د پریس ملګری مونږ سره ډیر کوآپریشن کوی۔ اوس چه هغوی په کوم دغه راغلل نو چونکه جناب سپیکر، ستاسو دا ملازمین نیغ په نیغه تاسو سره تعلق لری نو پکار دا ده چه یو داسے کمیټی پکښے جوړه شی چه د دے انکوائری هم اوشی او زمونږ دا ملګری، د دوئ مشکور یو چه هغوی خپل بائیکاټ ختم کړو او دلته راغلل، چه رشتیا د دے پته اولګی چه دا قصور د چا وو؟ چه داسے بیا دوباره نه کیږی او مونږ د دے رویے موجوده وخت کښے معذرت غواړو د پریس والا نه چه داسے واقعه پیش شوے ده۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہمیشہ کیلئے پریس نے ہمارے ساتھ بہت کوآپریشن کیا ہے اور اگر کسی غلط فہمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ان کو ٹھیس پہنچی ہو تو میری ریکویسٹ ہو گی، میاں صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ آپ ایک انکوائری کمیٹی بنادیں تاکہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ اگر اسمبلی کے کسی شخص کی وجہ سے ان کو وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ عبدالاکبر خان! آپ اور میاں صاحب اور ادھر سے مفتی کفایت اللہ صاحب تینوں کی کمیٹی ہو گئی جی۔ آپ فوری وہ کرلیں اور اس میں آپ رپورٹ پیش کریں اور پریس/میڈیا کے دوستوں سے بھی میں گزارش کرونگا کہ آپ کا اور ہمارا ایک ہی خدمت خلق سے تعلق ہے، آپ بھی کچھ گزارہ کریں گے، ہمارے سیکیورٹی اہلکار جو بھی غفلت کرتے ہیں، یا جو زیادتی ہو گی تو انشاء اللہ وہ ہم پوری کرینگے۔ تھینک یو، جی۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ محترمہ شگفتہ ملک بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! ہمارے بھی کچھ سوالات رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے؟

محترمہ عظمیٰ خان: نہیں جی، اس کے بعد ہیں لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی! آپ کا نمبر آنے پر میں کرتا ہوں، میرے سامنے سارے پڑے ہیں جی، میں Present کرتا ہوں۔ شگفتہ ملک بی بی۔ جی بی بی، سوال نمبر څه دے جی؟

محترمہ شگفتہ: سوال نمبر دے جی 542۔

جناب سپیکر: جی۔

* 542 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور شہر میں کھلے عام جعلی ادویات فروخت کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ غیر معیاری اور جعلی ادویات کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) یہ بات درست نہیں ہے، نہ صرف پشاور شہر میں بلکہ صوبے کی کسی جگہ پر بھی کھلے عام جعلی ادویات کی فروخت کی جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ قانون موجود ہے اور قانون کا نفاذ کرنے کیلئے محکمہ صحت صوبہ سرحد کے ڈرگ انسپکٹر موجود ہیں جو چوری چھپے بھی جعلی ادویات کے کاروبار میں ملوث پائے جانے والے عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے، تاہم محکمہ صحت نے جعلی ادویات کی فروخت کی روک تھام کیلئے اہم اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(1) وزیر صحت کی ہدایت پر ہر ضلع میں ضلعی رابطہ افسر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ضلعی افسر (صحت)، متعلقہ ایم پی اے، متعلقہ ڈرگ انسپکٹر اور انسپکٹر ایچ آر اے پر مشتمل ہے جو جعلی اور غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کرتی ہے۔ (نقل لف ہے)

(2) صوبائی ہیڈ کوارٹر کی سطح پر سیل قائم کیا گیا ہے جو کہ چیف ڈرگ انسپکٹر محکمہ صحت صوبہ سرحد، فیڈرل ڈرگ انسپکٹر، ایڈیشنل جنرل پولیس (انوسٹی گیشن) پر مشتمل ہے۔ یہ سیل جعلی، غیر معیاری اور غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات کی فروخت کے بارے میں اطلاع ملنے پر فوری اور بروقت کارروائی کرتا ہے۔ (نقل لف ہے)

(3) محکمہ صحت نے ہر ضلع میں کم از کم ایک ڈرگ انسپکٹر تعینات کرنے کیلئے آسامیاں منظور کرائی ہیں۔

(4) جس کسی کو بھی جعلی ادویات کے کاروبار میں ملوث پایا گیا ہے، اسکے خلاف قانونی کارروائی ضرور کی گئی ہے اور متعلقہ عدالت یعنی ڈرگ کورٹ سے سزا سنائی گئی۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جعلی ادویات

فروخت کرنے والوں کے خلاف صوبائی ڈرگ انسپکٹر کی شکایت پر جو مقدمات نمٹائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری پکښې شته دے جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: او جی۔ دیکښې چه دوئ کوم جواب راکړے دے، دوئ نه ما تپوس کړے وو چه پیښور ښار کښې دا کهلے عام جعلی دوایانے خرڅیږی نو یو خوا خو دوئ بالکل انکار کړے دے چه دا سے قسمه په ضلع پیښور کښې نه بلکه په پوره صوبه کښې جعلی دوایانے نه خرڅیږی۔ بل خوا جی دوئ نه چه بیا ما کوم تپوس کړے دے د دے روک تهام د پاره نو دوئ هغے د پاره باقاعده لیکلے دی چه مونږ یو کمیټی ټاکلے ده او هغه کمیټئ کښې چه دے نو هغه ډی سی او، متعلقه ایم پی اے او دا قسمه خلق چه دی دا پکښې زمونږ یو کمیټی ده نو آیا دا کمیټی چه ده دا فعاله ده اوسے پورے، دیکښې کوم ایم پی ایز د ضلع سطح باندے تاسو اغستے دی؟ ځکه چه مونږ سره دا سے انفارمیشن نشته چه دا کمیټی چه ده، د دے څه کار دے؟ نو آیا دا کمیټی فعاله ده؟ بل زما کوئسچن دا دے جی چه کوم دوئ ما ته راکړے دے چه څومره مقدمات شوی دی په دیکښې 2008 پورے دوئ ورکړی دی، 2009 نشته نو د تیر کال هغه ریکارډ دوئ نه دے ورکړے چه د هغه خلقو خلاف کوم چه جعلی دوائیانے کهلے عام خرڅوی، د هغوی خلاف دوئ کومه کارروائی کوی؟ نو هغے کښې 2009 دوئ مونږ ته نه دے راکړے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health, please.

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جو پہلی بات انہوں نے کی ہے تو پہلے بھی یہ سوال یہاں پر اٹھا تھا کہ یہ جو جعلی ڈرگ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو اس حوالے سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ اس کے اندر جس جس جگہ پر ہاسپیٹلز ہیں، اس کے اندر ہم نے کمیٹیز تشکیل دی تھیں، جس کا چیئرمین ڈی سی او ہوگا اس ڈسٹرکٹ کا اور ایم پی اے جو اس کا Concerned ہوگا۔ اس کے ساتھ E.D.O. Health concerned اس کا ممبر ہوگا اور ڈرگ انسپکٹر اس کا ممبر ہوگا اور ساتھ یہ انسپکٹر جو کہ ڈرگ انسپکٹرز ہوتے ہیں، تو یہ پانچ بندوں کی ہم نے کمیٹی بنائی تھی تاکہ یہ Public involvement اس کے اندر ہو، ایم پی ایز اس کے اندر Involve ہوں تاکہ دور دراز علاقوں میں ہر جگہ ایک ایم پی اے بیٹھا ہوا

ہے وہ اس جگہ میں جاکر ان چیزوں کو چیک کرے، ان بندوں کو ساتھ لیکر جائے لیکن ابھی تک اس کے اوپر نوٹیفیکیشنز ہوئے ہیں، اگر آپ نوٹیفیکیشن کی Date دیکھیں تو یہ غالباً اس کو سال، سوا سال سے اوپر ہو چکا ہے، یہ 2008 کے End میں ہوا تھا تو اس میں ابھی تک اس کمیٹی نے As such، تمام ایم پی ایز کو اس کی کاپیز مل بھی گئی ہونگی لیکن اس کے اوپر آج تک کسی نے عمل نہیں کیا۔ جہاں تک اس کی دوسری جو بات تھی۔۔۔۔۔

آوازیں: 2009۔

وزیر صحت: 2009، یہ جس وقت ہمیں کوسچن آیا تھا، اس میں 2008 تک ہی Mention گیا گیا تھا۔ اگر آپ کوسچن دیکھیں تو اس میں 2008 تک ہی ہم سے تفصیل مانگی گئی تھی اور ہم نے 2008 تک ہی تفصیل دی ہے۔ یہ دو باتیں تھیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھیں ایک کمیٹی کے حوالے سے جو Empowered Committee ہے، یہ جاکر ہر جگہ کہیں بھی اگر اس قسم کی کوئی ادویات بک رہی ہیں تو اس کمیٹی کو پورا اختیار ہے کہ جاکر ان کو پکڑے، ان کے خلاف مقدمات دائر کرے اور دوسری جو بات ہے وہ 2008 تک انفارمیشن ہم سے مانگی گئی تھی اور ہم نے آپ کو 2008 تک کی انفارمیشن دی ہے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اس کمیٹی کا نوٹیفیکیشن آپ تک آیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے پاس تو نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں آیا؟

جناب محمد علی خان: ہمارے پاس بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی نہیں آیا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! جو کمیٹی یہاں بنائی جاتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ٹائم تو گزر چکا، ابھی ایک اور ایشو پر بات ہو رہی ہے، نوٹیفیکیشن پہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں، تو آپ پہلے کیوں نہیں اٹھتے؟ جی بتائیں، ضمنی کوسچن بتائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جو فیصلہ ہو، وہ Implement بھی ہونا چاہیئے اور جو وزیر صحت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ضلعی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، ڈی سی او کی سربراہی میں، ایم پی ایز بھی ان میں Involve ہیں اور محکمے کے لوگ بھی ہیں، میری یہ تجویز ہے کہ یہ متعلقہ ضلع کے ایم

پی ایز کی نگرانی میں یہ کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ وہ ان کی نگرانی کریں اور کام آگے چلے، لوگوں کو کچھ فائدہ ہونا چاہیئے۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی محمد علی خان، ضمنی کوئسچن، تاسو سوال اوبنایئ۔

جناب محمد علی خان: زه دا وایم چه شبقدر کښے یا په چارسده کښے هم دا سے کمیټی نه ده جوړه شوے، نه موږ Inform شوے یو، نه راته چا وئیلے دی او بل جعلی دوایانے هلته خو زموږ شبقدر کښے پوره مارکیټ دے سپیکر صاحب۔ په شبقدر کښے پوره مارکیټ دے د دے جعلی دوایانو، دا کوئسچن مخکښے هم ما دلته په اسمبلی هال کښے دغه کړے وو نو بیا هغه ډرگ انسپکټرانو زه مجبوره کړمه د دوستانو په ذریعه چه ده زموږ شکایت کړے دے۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد علی خان: تاسو ماته توجه راکړئ یو منټ او د شبقدر باره کښے زه وایمه چه هلته پوره مارکیټ دے۔ که څوک وائی چه دو نمبر دوائی نشته نو بنه ډیرے ملاویږی، دو نمبر نه دس نمبر هم ملاؤیږی۔

جناب سپیکر: پرویز خټک صاحب نه به تپوس اوکړو چه څه دی، د دے څه پوزیشن دے جی؟ که ارباب صاحب ته معلوم وی نو دوئ نه به تپوس اوکړو جی۔

(شور)

وزیر صحت: جناب سپیکر! مجھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو سیریس شے ډ سکشن لاندے دے جی او تاسو ورته توجه نه کوئ نو زه به ئے هم بند کړمه او هاؤس به ایډجرن کړم زما خیال دے۔ جی آنریبل منسټر فار هیلتھ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ چونکہ ڈسٹرکٹس کیلئے کمیٹیاں بنی تھیں اور یہ چونکہ Devolved Department ہے، ڈسٹرکٹس میں جو ہمارے ای ڈی اوز ہیں وہ Directly کام کرتے ہیں، جو ڈی سی او کے نیچے اور ڈسٹرکٹ ناظم کے نیچے کام کرتے تھے، یہ Notify کرکے ہم نے ڈی سی اوز کو بھیج دی تھیں۔ اگر ان ڈی سی اوز نے یہ کام نہیں کیا تو ان سے ہم پوچھیں گے کہ انہوں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ ہم

یہ چاہتے تھے کہ ایم پی ایز کی Involvementبیچ میں ہو اور اپنے اپنے علاقوں کی اگر وہاں پر کوئی بھی غلط دوائی بک رہی ہے تو اس کی روک تھام کر سکیں۔ یہ نوٹیفکیشن کی کاپی میں نے آپ کے سامنے بھی رکھی ہے اور اس کو ابھی، ایم پی ایز صاحبان سن رہے ہیں، اس کو ہم Circulate، یہ ڈی سی اوز کا کام تھا کہ اس کو Circulate کرتے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! یہ جو Devolved Department اور یہ Devolution والا مسئلہ ہے، آنریبل ایم پی اے کہہ رہے ہیں کہ اگر اس کمیٹی کا سربراہ ایم پی اے کو کریں تو اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر صاحب! دا به اوس چه پته اولگی چه د ډسترکټ ټول ایم پی ایز یو کمیټۍ کښے به وی او بیا Preside، هغه ستاسو پریویلج موشن هم راغلے دے چه هغے کښے آفیسرز به وی نو ایم پی اے به Preside کوی خو دا اوس نه پوهیږم چه د دوئ دا چه کوم هغه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خو د دوایانو متعلق سوال دے جی، چه دیکښے۔۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: هغه خو ما ته پته ده، زه اورم لګیا یم، د دوایانو مطلب دا دے جی چه پکار دا ده چه لوکل ایم پی ایز خپلو کښے کښیني او بیا ډی سی اوز سره د یو فیصله اوکړی او خپلو کښے د یو کس پکښے چیئرمین کړی نو ډی سی او به ورسره As an official هغه پکار ده چه لاړ شي ورسره او بیا خو زه دا عرض کوم چه پکار دا وو چه د دوئ ډی ایچ او چه دے، هر یو ډسترکټ کښے هیلتھ ډیپارټمنټ والا شته، پکار ده چه هغوی هم دا 'سرکولیټ' کړے وے ایم پی ایز ته، د هغوی Involvement پکښے ضروری دے، ولے چه هغوی پوهیږی چه دا دوائی جعلی ده او که نه ده جعلی؟ نو دا ډسترکټ هیلتھ آفیسر هم پکار دے چه په دیکښے یو ممبر وی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا په 2008 کښے دا نوټیفیکیشن شوے دے؟ زمونږ د ګورنمنټ، د موجوده 'سیټ اپ' راتلو نه مخکښے دا نوټیفیکیشن شوے دے؟ آنریبل منسټر فار هیلتھ جی۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): دا نوټيفيکيشن زمونږ دے موجوده ګورنمنټ کړے دے جی او په دیکښے دا دی چه کوم ځائے ډسټرکټ هيډ کوارټر هاسپټلز دی، ډی ایچ کیوز چه د کوم ایم پی اے په حلقه کښے راځی هغه به ممبر وی په ډسټرکټ کښے خو یو ډی ایچ کیو وی او هلته کښے ایم پی ایز شپږ هم کیدے شی اته هم کیدے شی، نهه هم کیدے شی او پینځه هم کیدے شی نو چه په کومه حلقه کښے په کوم ځائے کښے چه هغه ډی ایچ کیو جوړ دے، د هغه ځائے ممبر به د هغه کمیټۍ ممبر وی او دا پوره ډسټرکټ به د دے کسانو سره او سره د دے کمیټۍ، They are fully authorized to go and conduct rates، چه کوم ځائے کښے هم وی، ډی سی او به ئے چیئرمین وی او دا څلور کسان به ورسره Assist کوی نو مونږ ځکه په دیکښے Public involvement کړے دے۔

جناب سپیکر: زما خیال دے د دے سیشن نه پس تاسو څلور پینځه سینیئر مشران به دلته په چیمبر کښے کښینئ جی، دا مسئله به په هغے کښے حل کوؤ جی، یوه ضروری مسئله دے بی بی راوچته کړے ده چه۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر! دے سلسله کښے ما یوه خبره کوله۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بس دا ختمه شوه، زما رولنګ راغلو کنه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر! د صحت په حواله سره زمونږ د ټولو مسئلے دی۔

جناب سپیکر: دا هم بنه ده چه دے بی بی دا سوال راوړو او تاسو ټول راویښ شوئ۔ که دے سوال نه وے راوړے نو تاسو ته خو به یو ته هم پته نه وه۔ جی دیکښے زما رولنګ راغلو، دے نه پس، د دے سیشن نه پس تاسو چیمبر ته راشی، آنریبل منسټر صاحب او تاسو ټول به کښینئ څه لار به رااوباسو۔ احمد خان بهادر صاحب، سوال نمبر 633۔

* 633 _ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، مردان کیلئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے 2008-09 کے دوران خصوصی گرانٹ کی منظوری دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے پاس دیکھ بھال کیلئے رقم موجود ہوتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ ہسپتال کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے کس مد میں کتنی رقم مہیا کی گئی ہے;

(2) مذکورہ رقم کس مد میں اور کس کے ذریعے خرچ کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(3) مذکورہ ہسپتال کے پاس دیکھ بھال کیلئے کتنی رقم موجود ہے اور کن ذرائع سے حاصل کی گئی ہے اور 2008-09 کے دوران اس کو کس طرح خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (1) وزیر اعلیٰ سرحد کی خصوصی گرانٹ پیکج نمبر 1 کے تحت 15.000 ملین روپے دیئے گئے ہیں جن میں مردان ہسپتال کیلئے میڈیکل ایکیوپمنٹس ڈینٹل یونٹ، ایکسرے یونٹ، ای سی جی مشین، آٹو کلیو، الٹرا ساؤنڈ مشین اور کے وی 200 جنریٹر خریدی گئی ہے جس پر 62,37,300 روپے خرچہ آیا ہے۔ اسی فنڈ کی باقی رقم 8.763 ملین روپے مردان ہسپتال کی کیجولٹی بلاک کی چھت کی مرمت، کھڑیوں اور دروازوں کی تبدیلی، سر امکس باتھ رومز، وارڈز اور آفس میں لگانا، 'انٹرنل الیکٹر زیفیکیشن' ، واٹر سپلائی اور کیجولٹی کی آرائش اور زیبائش کرنا، اسی طرح سرجیکل میل / فیمل وارڈز، میڈیکل میل / فیمل وارڈز، ارتھوپیڈک میل فیمل وارڈز میں مرمت اور لیٹرین میں ٹائیلز اور واٹر سپلائی، دروازوں اور کھڑیوں کی تبدیلی کا کام، سیورج لائن، میں ہول ڈرینز اور کیجولٹی کے سامنے کار پارکینگ کی Repairing اور ٹائلز لگانا شامل ہیں۔

(2) سپیشل پیکج نمبر 2 کے تحت وزیر اعلیٰ صاحب نے 12.500 ملین روپے سال 2008-09 کیلئے دیئے ہیں جو کہ بعد میں ایک ملین کی اضافی رقم ملنے سے 13.500 ملین روپے ہو گئے ہیں جس میں گیارہ عدد Patient beds، سولہ عدد 'ریوالونگ' سٹولز، سولہ عدد IV ٹرانسفیوژن سٹینڈ، سو عدد بیڈ سائڈ الماری، پندرہ عدد سٹریچر ٹرالیاں، سو عدد وزیٹر بنچیز، پندرہ عدد ویل چیئرز، ایک سو سولہ عدد فوم، چھ عدد ایگزامینیشن کوچ، چھ عدد سکرین فولڈز، چھ عدد ڈبل سٹینڈ، چھ عدد پلاسٹر ٹرالیاں، چھ عدد انسٹرومنٹ ٹرالیاں۔ ان سب پر 47,69,350 روپے خرچ آیا ہے، اسکی 'ڈلیوری' ہو چکی ہے۔ اس طرح اس پیکج کے تحت چوبیس کمروں پر مشتمل پرائیویٹ رومز کے دروازوں اور کھڑیوں کی تبدیلی، باتھ رومز اور کمروں

میں سرامیکس ٹائیلز، انٹرنل ایکٹریفکیشن، سینیٹری انسٹالیشن، کمروں میں لکڑی کی الماریاں، چھت کی مرمت، فرنٹ ایلیویشن، پرائیویٹ رومز کی چاردیواری اور مسجد پر 8.951 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں اور کام مکمل ہو چکا ہے جسکا افتتاح بھی وزیر اعلیٰ سرحد 23 جنوری 2010 کو کر چکے ہیں لیکن اب کنٹریکٹر کو 0.227 ملین کی ادائیگی باقی ہے۔اس رقم کیلئے سپیشل گرانٹ کی ضرورت ہے۔

(iii) جی نہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

جناب احمد خان بہادر: جی۔ جناب سپیکر صاحب، زما دے کوئسچن کښے دا (ج) جز کښے تاسو اوګورئ، دیکښے ما لیکلی وو چه "مذکورہ ہسپتال کیلئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے کس مد میں کتنی رقم مہیا کی گئی؟" او بیا جی ما وئیلے وو چه "مذکورہ رقم کس مد میں اور کس کے ذریعے خرچ کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب والا، دا جواب د دوئ پوره نه دے۔ دوئ خو ماله دا تفصیل راکړے دے چه دوئ ته د صوبائی حکومت د طرف نه 28.50 ملین روپئ ورکړے شوے دی خو ماته دوئ دا نه دی وئیلی جی، دوئ یقیناً دا وئیلے دی چه دا مونږ په سامان باندے، په بیډونو باندے، په فومونو باندے، په سټولز باندے او په بنچونو باندے لګولی دی خو ماته دوئ دا تفصیل نه دے راکړے چه په کوم یو څیز باندے څومره پیسے لګیدلی دی؟ دویم جناب والا، ما دا وئیلے دی چه دا پیسے څوک لګوی؟ جی دوئ ماته دغه هم نه دی وئیلی چه دا پیسے د چا په لاس باندے لګی؟ جناب والا، د دے هر څه باوجود د مردان د هسپتال حالت که تاسو نن اوکتولو نو بالکل عجیبه دے، جناب زمونږ منسټر صاحب ناست دے، زمونږه لیبارټری بالکل خرابه ترابه ده، ډاکټرانو خپل ایجنټان کښینولی دی، خلق بهر ته ځی جی، چه مریض لاړ شی نو هغه بهر اولیږی او ورته وائی چه ورشه په فلانئ لیبارټرئ کښے ته ټسټ اوکړه او هغه پیسے ډاکټر صاحب سره نیمے شیئر کوی۔ جناب والا، د ایکسرے مشین زمونږ خراب وی، پرائیوټ سیکټر کښے جی یو سټی سکین مشین لګیدلے دے، هغه خراب وی جناب والا، نو زه ګزارش کوم جی چه یو خو د ما ته د دے سوال جواب پوره کړی او دویم منسټر صاحب ناست دے نو ځکه دا خبره زه نن کومه چه مهربانی اوکړی دا مردان ډی ایچ کیو هسپتال پلس د مردان ایم ایم سی هسپتال طرف ته لږه توجه

ورکړئ. جناب والا، مردان په هر دور کښې نظر انداز کړے شوے دے، د پختونخوا د ټولو نه دویم غټ ښار دے، د هغے باوجود تاسو راشئ او زمونږ د هسپتال حالاتو ته اوګورئ، ستاسو د یو بانډے، د یو کلی هسپتال به د هغے نه په هزار درجے بهتر وی. جناب والا، زما ګزارش دے چه دے طرف ته توجه ورکړی او ما ته د د دے سوال جواب پوره راکړی جناب والا. شکریه جی.

جناب سپیکر: معزز ممبر صاحب! ستاسو د مردان ټوله بادشاهی ده او چه ته دومره فریاد کوے نو د نورو نه به څه دغه کوؤ؟ جی، سپلیمنټری جی. کفایت الله صاحب، مفتی کفایت الله صاحب.

مفتی کفایت اللہ: جی زما نوم هیرېږی جی، ولے جی؟ دا دویم ځل دے تاسو نوم هیروئ جی، که ستاسو مینه کښې لږ کمے راغلے وی نو I am sorry, ji.

جناب سپیکر: نه خدائے د نه کړی، ته خو زمونږ-----

مفتی کفایت اللہ: دا Expenditures چه دوئ کوم ذکر کړی دی، دے دو نمبر خانه کښې جی نو دوئ وائی چه 53 لاکه 68 هزار 440 او دریم نمبر خانه کښې ټوټل دے جی 2 کروړ 80 لاکه 37 هزار 660 او د دوئ دا ټوټل چه کوم دے دا غلط دے، دا ټوټل غلط دے جی.

جناب سپیکر: دیکښې کوئسچن څه دے، ضمنی کوئسچن اوښایئ؟

مفتی کفایت اللہ: کوئسچن دا دے چه دوئ مونږ له غلط معلومات راکړی دی جی.

جناب سپیکر: یہ تو Lapse کوئسچن ہے، یہ تو Lapse کوئسچن ہے۔

وزیر صحت: یہ Lapse کوئسچن لے آئے۔

مفتی کفایت اللہ: دو آدمی جواب دے رہے ہیں، دو آدمی جواب دے رہے ہیں۔ ایک آنریبل منسٹر اور ایک پارلیمانی لیڈر تعاون کر رہے ہیں اور وہ آپ کی رولنگ کے بغیر بول رہے ہیں۔ فلور میرے پاس ہے، میں یہ عرض کر رہا ہوں-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ میری توجہ کیلئے کہہ رہا ہے کہ یہ کوئسچن میں نے Lapse کا کیا ہے، یہ کیا میرے سامنے-----

مفتی کفایت اللہ: نہیں ابھی جو خان بہادر صاحب نے کیا ہے، اس کا ضمنی ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ دوسرا تھا، وہ احمد خان بہادر کا دوسرا تھا۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، یہی ہے جی۔ میں عرض کر رہا ہوں 2 کروڑ 80 لاکھ 37 ہزار 660، یہ غلط ہے جی۔ انہوں نے ہمیں غلط انفارمیشن دی ہے، Kindly اس کو ریفر کر دیا جائے کمیٹی کی طرف۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Health, please.

وزیر صحت: جناب سپیکر، اگر آپ اس کو کسچن، جو پوچھا گیا ہے، کی طرف دیکھیں، انکے سوالات کا ہم نے ان کو پورے طریقے سے جواب دیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ہسپتال کی حالت کافی ابتر تھی اور آپ نے بڑے احسن طریقے سے اس کو جواب دیا ہے کہ اگر مردان کا آج بھی یہ حالت ہو تو پھر مردان کب ٹھیک ہوگا؟ تو میرے حساب سے جتنی ایلوکیشن ہے، آپ اگر سوال کو دیکھیں، وہ Clerical mistake کیلئے مفتی صاحب بیٹھے ہیں، Clerical mistake نکالنے کیلئے تو وہ تو علیحدہ بات ہے لیکن یہ جو گرانٹ دی گئی تھی دو دفعہ اور ایک دفعہ یہ خصوصی گرانٹ وزیر اعلیٰ کی طرف سے، جس کے Against ہم نے جو جو کام کئے، اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ پھر وہ پیسے کم پڑ گئے تھے پھر انہوں نے دوسری سپیشل پیکج سیکنڈ ٹائم دی ہے اور یہ باقی کام وہاں پر ہوا۔ یہ ایم پی اے صاحب تو وہاں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو کم از کم یہ معلوم ہوگا کہ آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے والے ہسپتال اور آج کے ہسپتال میں، جس میں یہ ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے، کتنا فرق آیا ہے؟ باقی اگر اس کے اندر کچھ Lapses ہیں، اگر انہوں نے ٹسٹوں کے بارے میں کہا کہ وہ باہر سے کنڈکٹ کئے جاتے ہیں تو اس میں وہ چیز Reflect نہیں ہو رہی ہے۔ اگر دوسرا کوسچن لے آئے، فریش کوسچن تو میں اس کی معلومات کر کے آپ کے سامنے رکھ دونگا۔

جناب سپیکر: جی احمد خان بهادر صاحب! ولے جی بیا ؟

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب، وړومبئ خبره خو دا ده چه مونږ ته د منسټری آف هیلتھ د طرف نه هیڅ څه پیکیج نه دے ملاؤ شوے ،که مونږ ته څه راکړے شوی دی نو مونږ له سی ایم سپیشل پیکیج نه راکړی دی او دویم جناب والا ، د مردان هسپتال خو مونږ دے حده پورے رااورسولو، سره د دے چه د مردان حکومت دے ، سره د دے چه د مردان نه دوه درے منسټران دی، سره د دے چه چیف منسټر د مردان دے او سره د دے چه زمونږ مشران، اعظم خان باقاعدګئ سره په هفته کښے یو پیره دوه پیرے خامخا د هسپتال وزټ کوی، د هغے هر څه باوجود جی زمونږ د هسپتال دا حال دے۔که چرے دا سی ایم د

مردان نه وے ، زموبڼ دا نور منسټران د مردان نه وے او خصوصی پیکج د چیف منسټر د طرف نه نه وے نو موبڼ ته مسنټری آف هیلتھ د طرف نه هیڅ نشته دے جی۔ حالات دا دی -----

جناب سپیکر: اوس دیکښے ضمنی سوال څه دے چه تاسو مطمئن نه یئ؟

جناب احمد خان بہادر: دیکښے ضمنی سوال دا دے چه زه د دے جواب نه مطمئن نه یم جی۔ مهربانی د اوکړی ما له د د کوئسچن دا جواب پوره کړی جی۔ دویم دا جی چه د مردان د ایم ایس دا حالت دے چه د هغه د کارکردګئ په وجه باندے هغه سسپنډ شوے دے جی، دا خود مسنټری آف هیلتھ دغه دے جی۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال پکښے رانغلو جی۔ ضمنی کوئسچن، شارټ کټ کوئسچن اووایئ جی؟

جناب احمد خان بہادر: ضمنی سوال زما دا دے چه زه د دوئ د دے جواب نه مطمئن نه یم جی، مهربانی اوکړئ دا بیا کمیټئ ته حواله کړئ که ماته دوئ جواب پوره نه راکوی جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا وہ یہ کہ اس پر کتنی لاگت آئی ہے یا اس ہسپتال کی Maintenance کیلئے کوئی پیسے رکھے جاتے ہیں کہ نہیں رکھے جاتے؟ دوسری بات، یہ ہسپتال جو ہے یہ پراونشل گورنمنٹ Run نہیں کرتی اس کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ Run کرتی ہے، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی Responsibility ہے اس کو Maintain کرنا، سنگل لائن بجٹ جاتا ہے پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے ان کو، Total responsibility جو ہوتی ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہوتی ہے۔ اس میں پراونشل گورنمنٹ کی Interference نہیں ہوتی، یہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال جتنے بھی ہیں صوبے میں، یہ Total responsibility ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تو یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور جو پہلے ڈسٹرکٹ ناظم تھے، آج انکی جگہ جو ڈی سی اوز ہیں، یہ Total responsibility ان کی ہے۔ ہمارا اس پر As such ڈائریکٹ کوئی کنٹرول، یہ تمام جو عملہ ہوتا ہے وہ ای ڈی اوز کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس سے ہٹ کے جو ہسپتال ہیں وہ پراونشل گورنمنٹ کی Responsibility ہے تو یہ چونکہ Devolved department ہے، جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ

یہ ہماری جو ایلوکیشن ہوتی ہے،ون لائن بجٹ ہوتاہے، ٹوٹل انکی دیکھ بھال It is the responsibility of District Government۔

جناب سپیکر: یہ ابھی تک ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز کی وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وغیرہ کے پاس ہے؟

وزیر صحت: جی ابھی تک۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر،ابھی تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں One line amendment میں لایا گیاہے، باقی تو وہ Intact ہے،لوکل گورنمنٹ کا جو پرانا آرڈیننس تھااوراس کے تحت جو Devolved departments ہیں اور Devolved departments تو ویسے بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے Purview میں آتے ہیں،تو یہ توان کاکام ہے،ڈسٹرکٹس کاکام ہے جی۔

جناب سپیکر: ثاقب خان!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! چه څنګه هیلتھ منسټر صاحب اووئیل، دا Devolved departments دی، منسټرئ ته به هم دومره پته نه وی نو مونږ ریکویسټ کوؤ جی که فرض کړه دا تاسو کمیټئ ته حواله کړئ جی، هغے کښے به دا ټول Thrash out شی او په Devolved departments کښے پرابلمز هم دا دی چه ایګزیکټیو برانچ او منسټرئ کښے لږ ګیپ راغلے دے او دے ګیپ نه بعضے افسران غلطه فائده اخلی لګیا دی۔ زمونږه ریکویسټ دا دے چه که دا کمیټئ ته حواله کړئ نو Thrash out به شی سر۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب! تاسو څه وایئ، سپورټ کوئ که۔۔۔۔۔

وزیر صحت: ماته پرے څه اعتراض نشته دے چه کمیټئ ته حواله شی خو یو شے داسے دے چه د هغے زمونږه سره هډو تعلق نشته، ډسټرکټس ګورنمنټ سره ئے تعلق دے نو یا خو داسے پکار ده چه دوئ د یو فریش کوئسچن راوړی او ډسټرکټ ګورنمنټ والا هم دلته کښے ناست وی نو هغوی به دوئ ته جواب ورکړی۔ ولے چه د کوم سوال دوئ تپوس کړے دے، د هغے کوم تفصیل دوئ غوښتے دے، هغه مونږ په ډیر تفصیل سره دوئ ته ښودلے دے، چه کومے کومے پیسے کوم ځائے نه راغلے او کوم ځائے کښے خرچ شوے دی؟ او Secondly دوئ تپوس کړے دے چه دوئ سره خپلے څه پیسے وی د خرچ کولو؟ مونږ ورته اووئیل چه نشته دے، هغوی سره خپلے څه پیسے نه وی، دا ګرانټ ملاؤ شوے

دے نو د هغے په وجه باندے دا ټول Maintenance او چه کوم هلته کېښے کارونه دی هغه ټهیک شوی دی، نو دیکښے زما خیال دے چه کمیټئ ته د ریفر کولو څه ضرورت نشته دے جی۔

جناب سپیکر: جی بات ایسی ہے کہ یہ لمبی ہوتی جارہی ہے جو مجھے سمجھ آرہا ہے۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتی تھی۔

جناب بشیراحمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی او دیریږئ دا مخکښے پاڅیدلے ده جی۔ شازیه بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ بات صحیح ہے کہ یہ Devolved institutions ہیں اور یہ ڈسٹرکٹس گورنمنٹ کو ملے ہوئے ہیں لیکن چونکہ امنڈمنٹ کے بعد ڈسٹرکٹ گورنمنٹس بھی لوکل گورنمنٹ کے انڈر آگئی ہیں، یہ پراونشل گورنمنٹ کے انڈر آگئی ہیں تو اسے میرے خیال میں کمیٹی کو مارک کرنے کی ضرورت نہیں ہے،اس پر اگر فریش کوسچن آجائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، بدقسمتی هم دا ده چه دا 2001 چه کوم آرډیننس دے جی، دیکښے شپاړس ډیپارټمنټس چه دی هغه لاندے ډسټرکټس ته ورکړے شوی دی او یو ډسټرکټ ناظم چه وو هغه به ټول شپاړس ډیپارټمنټ کنټرول کول نو د هغے په وجه باندے دا ټول پرابلمزCreate شوی دی۔ هم په دے وجه مونږ دا وئیل چه دا سسټم چه دے دا یو مارشل لاء ایډمنسټریټر راوستے وو، دا ختموؤ انشاءاللّٰه۔ دا مونږ نوے دغه جوړه وؤ لګیا یو، هغه بل به مونږ اسمبلئ ته راوړو او دے خپلو ملګرو ته خواست کوم چه څه پرابلمز وی نو شاه صاحب سره به کښینئ میټنګ کښے او دے اسمبلئ نه پس به Resolve کړئ۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهینک یو جی۔ محترمه عظمیٰ خان صاحبه۔عظمیٰ خان بی بی، سوال نمبر جی؟

محترمہ عظمیٰ خان: سوال نمبر243۔

جناب سپیکر: نه بی بی، یو 250 دے۔

محترمہ عظمیٰ خان: یہ بھی بیچ میں ہے، آپ نے نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: 250 پہلے پڑھیں، یہ میرے سامنے پڑا ہے، جی۔

* 250 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے شعبہ جات سرجری، میڈیکل، آرتھوپیڈک وارڈز پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ (PGMI) کے دائرہ اختیار سے لیکر خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے حوالے کر دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شعبہ جات میں تعینات ڈاکٹروں کو اپنے عہدوں سے ہٹا کر انہیں دوسرے ہسپتالوں میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شعبہ جات کی خالی شدہ آسامیوں پر نئی بھرتیاں عمل میں لائی جارہی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے مذکورہ شعبہ جات میں پہلے سے تعینات ڈاکٹروں کو کن وجوہات کی بناء پر دوسرے ہسپتالوں میں تعینات کیا گیا ہے، نیز خالی شدہ آسامیوں پر بھرتیاں کس قانون اور Criteria کے تحت کی جارہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اس سے پہلے والا ویسے بھی Satisfied ہے جی، اس پر تھوڑی ڈسکشن کرنا تھی۔

جناب سپیکر: اسی پر؟

محترمہ عظمیٰ خان: جی سر! اس پر ڈسکشن کرنا تھی۔

Mr. Speaker: Supplementary question, any supplementary?

ایک آواز: جی هغه او وائی۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی سر۔ سر دا (ب) جز کښے دوئ وائی چه مونږ یو هاسپټل نه بل هاسپټل ته ډاکټرز نه دی ټرانسفر کړی۔ سر، مخکښے دا رولز وو چه هر هاسپټل به ځان له خپل ډاکټرز انټرویوز وغیره کول، هلته کښے به ئے ایډجسټ کړل نو

هغه ډاکټرز د پاره دا رولز دی چه بل هاسپټل ته نه تلے ، که د هغوی پروموشن کیږی که هر څه کیږی نو په هغه هاسپټل کښے به کیږی نو سر ایل آر ایچ کښے چه کوم ډاکټرز وو هغوی پروموشن ته تقریباً Ten/twelve years wait اوکړو نو د هغوی د پروموشن ټائم چه راغلو نو دوئ د ایچ ایم سی نه ډاکټرز ټرانسفر کړل ایل آر ایچ ته او هلته کښے ئے پروموټ کړل، نو چه هغه کوم شاته پاتے وو هغوی غریبان هغه شان پاتے شواو نوے ډاکټرز پروموټ شول او ایچ ایم سی کښے چه کوم Space خالی شو په هغے باندے ئے پروموشن اوکړواو نوی کسان ئے شاته بهرتی کړل، نو جناب سپیکر، هغه ایل آرایچ والا به اوس څه کوی؟ نور Ten \ twelve years wait به کوی خپل پروموشن ته جبکه دوئ صفا انکار کړے دے چه نه مونږ اپوائنټ منټس کړی دی او نه مونږ داسے ټرانسفر کړی دی بل ته-----

جناب سپیکر: تاسو وائی چه د هغوی حق تلفی شوے ده۔

محترمہ عظمیٰ خان: بالکل جی، ایل آر ایچ کښے جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health, please.

جناب سپیکر: زمین خان! ستاسو څه سوال دے ، ضمنی سوال؟

جناب محمد زمین خان: زما گزارش دا دے چه یره زمونږ په دیر کښے-----

جناب سپیکر: د دیر خبره به نه کوے جی، د ایل آر ایچ خبره کوئ، دا په ایل آر ایچ باندے ډ سکشن دے جی۔

جناب محمد زمین خان: دا ایل آر ایچ سره 'ریلیټډ' ده، دلته زمونږ د علاقے ډاکټران دی او دلته کښے کار کوی او زمونږ بی ایچ یوز او ډی ایچ کیوز خالی پراته دی، زما دے منسټر صاحب ته دا گزارش دے چه یره دے ته هم ټرانسفرز او شی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health, please.

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ انہوں نے جو پہلے سوال کیا تھا کہ آیا لیڈی ریڈنگ میں جو لوگ ہیں، ان کی فریش اپوائنٹمنٹس کی گئی ہیں؟-----

جناب سپیکر: یہ آپ غنی داد خان! ذرا اس طرف متوجہ ہوں جی۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): ہمارے ہاں دو قسم کے ڈاکٹرز ہوتے ہیں۔ ایک ڈاکٹرز وہ ہیں جن کو پبلک سروس کمیشن سیلیکٹ کرتے ہیں اور ایک وہ ڈاکٹرز ہوتے ہیں جو کہ 'اٹانومس' ادارے ہیں جو کہ ہمارے ٹرسٹیز ہاسپیٹلز ہیں جس میں وہ Entitle ہیں کہ Through advertisement وہ لوگ ان کو Induct کر سکتے ہیں لیکن سنیارٹی کا جہاں تک مسئلہ ہے، وہ سب کا Common ہوتا ہے۔ جو سینیئر ہے اس کو سنیارٹی پر لیا جاتا ہے اور وہ ڈاکٹرز جو کہ انسٹی ٹیوشن کے ڈاکٹرز ہیں، وہ اس جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسفر نہیں ہو سکتے اور جو ڈاکٹرز ہیں گورنمنٹ کے، وہ کسی بھی انسٹی ٹیوشن میں جا سکتے ہیں، لہذا یہ جو ٹرانسفرز کرتے ہیں، یہ گورنمنٹ کا ایک Routine matter ہے۔ جہاں تک ان کی سنیارٹی کا سوال ہے تو کسی کی سنیارٹی 'بائی پاس' نہیں ہوتی کیونکہ سنیارٹی اگر 'بائی پاس' ہو جائے تو وہ Next date میں چلے جاتے ہیں کورٹ اور وہ Stay order لے کر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جی بی بی، تا سو۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر میں Satisfiy نہیں ہوں۔ یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ کچھ ایسے ڈاکٹرز ہوتے ہیں جو کسی دوسرے ہاسپٹل میں ٹرانسفر نہیں ہو سکتے۔ ایل آر ایچ والے جو ہیں، وہ دوسرے ہاسپٹل میں ٹرانسفر نہیں ہو سکتے جن کی حق تلفی ہوئی ہے لیکن جو ایچ ایم سی سے آئے ہیں وہ گورنمنٹ کے تھے، وہ کسی دوسری جگہ ٹرانسفر ہو سکتے ہیں، ان ڈاکٹرز کے اوپر وہ ڈاکٹرز آئے ہیں۔ ایچ ایم سی کے ڈاکٹرز آئے ہیں ایل آر ایچ میں تو ان کی پروموشنز رک گئی ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی سنیارٹی متاثر ہوئی ہے آپ کے خیال میں؟

محترمہ عظمیٰ خان: بالکل جی، ایسوسی ایٹ پروفیسرز ان کیلئے ایچ ایم سی سے لایا گیا ہے، ان کو پروموٹ کر کے ایسوسی ایٹ پروفیسر بنایا گیا ہے جبکہ ایل آر ایچ والے Deserve کرتے تھے کہ انہی میں سے ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر بن جائے۔

Mr. Speaker: Ji. Janab honourable Minister.

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ سنیارٹی جو ہوتی ہے اس کی ایک لسٹ ہوتی ہے، وہ تمام ڈاکٹرز کی پورے صوبے میں ایک لسٹ بنتی ہے۔ اس کے اندر، چاہے وہ ایک ہی انسٹی ٹیوشن میں کام کر رہا ہے یا ٹرانسفر ہو کے دوسرے انسٹی ٹیوشن میں چلا جائے، اس کی سنیارٹی کو نہ کوئی Supersede کر سکتا ہے نہ اس کو کوئی وہ، ٹوٹل سنیارٹی کے حوالے سے کسی بھی انسٹی ٹیوشن میں کوئی ڈاکٹر کام کر رہا ہو اس کی سنیارٹی وہ Carry کرتا ہے اور ہمارے پاس پورے صوبے کے اندر جو ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، ان کی ایک سنیارٹی لسٹ ہے، وہ

اپنی سنیارٹی کے حساب سے پروموٹ ہوتے ہیں، اپنی سنیارٹی کے حساب سے ان کے جو کاغذات ہوتے ہیں وہ ان کے ساتھ چلتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے بات کی ہے ایچ ایم سی سے Related ٹرانسفر کی، یہ Routine matter ہے۔ گورنمنٹ کے یہ ڈاکٹرز گورنمنٹ ایمپلائز ہیں اور لیڈی ریڈنگ سے کبھی کے ٹی ایچ چلے جاتے ہیں، کے ٹی ایچ سے کبھی ایبٹ آباد ان کا ٹرانسفر ہوتا ہے، تو جو ڈاکٹرز انسٹی ٹیوشن خود اپوائنٹ کرتے ہے، جو ان کی Requirement پہ آتے ہیں تو چونکہ یہ 'اٹانومس' باڈیز ہیں، جو ڈاکٹرز وہ خود Appoint کرتے ہیں وہ اس انسٹی ٹیوشن کے اندر رہتے ہیں، وہ ٹرانسفر والی Jobs نہیں ہوتیں۔ باقی جو گورنمنٹ کے ڈاکٹرز ہیں They are transferable اور ان کی سنیارٹی کسی صورت میں متاثر نہیں ہوتی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو انسٹی ٹیوٹ کیا ہوتا ہے، وہ اس سے علیحدہ ہے؟

<u>وزیر صحت:</u> نہیں، علیحدہ نہیں ہے۔ وہ پھر جس وقت انسٹی ٹیوٹ میں آجاتے ہیں تو ان کی سنیارٹی پھر جب وہ سروس Join کرتے ہیں، اس دن سے کاؤنٹ کی جاتی ہے، نہ کہ اس سے پہلے سے اس کی کاؤنٹ کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، یہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ ان کی سنیارٹی متاثر ہوئی ہے، وہ نہیں ہوئی؟

<u>وزیر صحت:</u> نہیں ہوئی، میں اس سے Agree نہیں کرتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی Categorical statement ہے کہ وہ نہیں ہوئی؟

<u>وزیر صحت:</u> بالکل، میں اس سے Agree نہیں کروں گا۔

<u>Mr.Speaker:</u> Okay, thank you. Malik Qasim Khan Sahib.

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> سر میں Satisfiy نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! منسٹر فلور آف دی ہاؤس پہ Categorically آپ کو Statement دے رہا ہے۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> سر اس کی کوئی سمجھ نہیں آئی۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر اس کا یا تو یہ ہے کہ-----

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، زہ یو خبرہ کوم جی۔ دا کمیٹئ تہ حوالہ کړئ، کمیټئ تہ حوالہ کړئ جی پتہ بہ ئے اولګی چہ دوئ ټھیک دی کہ ھغوی ټھیک دی؟

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ حسین صاحب! یہ کمیٹی والا تاثر جو ہے، ہر سوال کو کمیٹی، کمیٹی، کمیٹی تو اس میں-----

جناب شاہ حسین خان: پتہ لگ جائے گا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے جی؟
جناب سپیکر: کمیٹی کو میں نے تین چار چیزیں بھیجی ہیں، ابھی تک مجھے رپورٹ نہیں آئی۔ میں خود ابھی اس کاوہ کر رہا ہوں کہ کیوں نہیں آرہیں؟ بی بی، آپ ایسا کریں جی، آپ کا سوال مجھے بھی تھوڑا تھوڑا الگ رہا ہے کہ شاید Genuine ہو، منسٹر صاحب اور آپ اس کے بعد میرے چیمبر میں آجائیں، بیٹھ جائیں گے۔
محترمہ عظمیٰ خان: سر، یہ آپ یہاں پر Solve کر دیں تو اچھا ہوگا۔
جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب! ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر 417۔
* 417 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور کے تین بڑے ہسپتالوں یعنی لیڈی ریڈنگ، کے ٹی ایچ اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کی لیبارٹریوں میں مختلف قسم کے ٹسٹس کئے جاتے ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) 2008 میں مذکورہ ہسپتالوں کو لیبارٹری ٹیسٹ کی مد میں جو رقم وصول ہوئی ہے، ہر ٹیسٹ کی ماہوار تفصیل ہر ہسپتال کی الگ الگ فراہم کی جائے؛
(ii) جو لوگ ٹیسٹ کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہیں، انکی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟
وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔
(ب) (i) ہر ہسپتال کی تفصیل فراہم کی گئی۔
(ii) سرکاری ملازمین اور غریب و نادار مریض مستثنیٰ ہیں۔
جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری سوال پکبنے شته؟
Malik Qasim Khan Khattak: I am satisfied, Sir.
جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نرگس ثمین بی بی، محترمہ نرگس ثمین بی بی، دا سوال نمبر 671۔
* 671 _ بیگم نرگس ثمین: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لائسنس کی تجدید (Renewal) ہر دو سال بعد کی جاتی ہے؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ تجدیدی درخواست بروقت دینے کے باوجود نیا لائسنس کم از کم ایک سال کے عرصے میں مل جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لائسنس کی بروقت تجدید نہ ہونے کی وجہ سے پچاس فیصد سے زیادہ غیر لائسنس یافتہ اور ناخواندہ لوگ کام کرتے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین لائسنس حاصل کر کے انہیں کرائے پر دیتے ہیں؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آیا حکومت تجدیدی لائسنس کم از کم عرصہ میں جاری کرنے کیلئے تیار ہے؛

(2) جن لوگوں نے کرایہ پر لائسنس دے رکھے ہیں، آیا حکومت ان کی چھان بین کیلئے تیار ہے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں، ڈرگز رولز شمالی مغربی سرحدی صوبہ 1982 کے رول 17(2) کے تحت درخواست برائے تجدید لائسنس کو تین ماہ کے عرصے میں نمٹانا ہوتا ہے۔ قانونی تقاضے پورے ہونے کی صورت میں لائسنس کی تجدید کر دی جاتی ہے ورنہ درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔ ایک سال کا عرصہ نہیں لگتا۔

(ج) جی نہیں، جیسا بتایا گیا ہے کہ تجدید لائسنس تین ماہ کے دوران کی جاتی ہے اور غیر لائسنس یافتہ یا ناخواندہ لوگوں کا دوائی کا کاروبار کرنا ڈرگ ایکٹ 1976 کے دفعہ (C) (1)23 کی خلاف ورزی ہے۔ ایسے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ سال 2009 میں ایسے افراد کے خلاف 213 کیسز بنائے گئے۔

(د) جی نہیں۔ لائسنس جاری کرنے سے پہلے سٹامپ پیپر پر بیان حلفی لیا جاتا ہے تاکہ درخواست دہندہ کوالیفائیڈ پرسن یہ باور کرالے کہ وہ کسی بھی سرکاری ادارے، نیم سرکاری ادارے یا کسی پرائیویٹ ادارے میں کام نہیں کرتا اور پورے ملک میں اس سے پہلے لائسنس حاصل نہیں کیا ہوا ہے، اس کے بعد لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

(ھ) (1) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ڈرگز رولز کے تحت درخواست برائے تجدید لائسنس کو تین ماہ کے عرصے میں نمٹانا ہوتا ہے۔ تین ماہ کا عرصہ تجدید لائسنس کیلئے حتمی قانونی حد ہے، عام طور پر اس سے کم عرصے میں تجدید ہو جاتی ہے۔

(2) کسی بھی شخص، کوالیفائیڈ پرسن کا کرایہ پر لائسنس دینا اور ان کی عدم موجودگی میں کسی اور شخص کا وہ فروخت کرنا ڈرگ ایکٹ 1976 کی دفعہ 23(1)(c) کی خلاف ورزی ہے۔ محکمہ صحت نے اس ضمن میں

پہلے سے ہدایات جاری کی ہیں۔ مزید برآں صوبے بھر کے ڈرگ سیل لائسنسز کا کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا تیار کیا جارہا ہے جس سے اس خطرے کا قلع قمع کیا جاسکے گا۔

محترمہ نرگس ثمین: ما چه کوم سوال ورکړے دے سپیکر صاحب، د دے پارټ (ب) ته راشئ: "آیا یہ درست ہے کہ تجدیدی درخواست بروقت دینے کے باوجود نیا لائسنس کم از کم ایک سال کے عرصے میں مل جاتا ہے؟" دوئ لیکلی دی "جی نہیں"۔ دا غلط انفارمیشن دی، چونکه مونږ تیس سال نه د میډیسن سره Related یو میډیسن کاروبار کوؤ، زه خپله تلے ووم، یو کال پس ډی ایچ او پشاور چه دے هغوی ما ته لائسنس هله راکړو چه ما د هغه دفتر کښے هله ګوله جوړه کړه چه تیس سال نه یو کس د میډیسن کاروبار کوی هغے کښے تاسو څنګه انکوائری کوئ، هغے کښے خو د انکوائرئ ضرورت نشته ولے چه مونږ تیس سال نه دا کاروبار کوؤ۔

جناب سپیکر: نه، بی بی! تاسو وایئ چه دا جواب ئے غلط راکړے دے ؟

محترمہ نرگس ثمین: جی دا انفارمیشن غلط ملاؤ شوی دی، منسټر صاحب ته، زه دے نه مطمئنه نه یمه۔ بیا راشئ دے (ج) پارټ ته "آیا یہ درست ہے کہ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ لائسنس کی بروقت تجدید نہ ہونے کی وجہ سے 50پچاس فیصد سے زیادہ غیر لائسنس یافتہ اور ناخواندہ لوگ کام کرتے ہیں" خه جی، دے وائی چه "جی نہیں"۔ جی دے نه هم مطمئنه نه یمه، دا جواب هم دوئ غلط ورکړے دے۔ راشئ تاسو بوړډ بازار کښے اوګورئ، ټول ان پړه خلق ناست دی، په میډیسن نه پوهیږی۔ انډیا نه میډیسن راځی په کم قیمت کښے ، ایک سو پچاس والا میډیسن دوئ په Seven hundred باندے او په Six hundredباندے خرځوی، زه د دے ګواه یمه۔ چونکه زه په بوړډ کښے اوسیږمه زما میډیسن ته ډیر زیات ضرورت پیښیږی، زه خپله ځمه، زه ګورمه۔ دا جواب هم غلط دے۔

جناب سپیکر: جی،آنریبل منسټر، بل هم غلط دے۔

محترمہ نرگس ثمین: جی پارټ (د) ته راشئ: "آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین لائسنس حاصل کرکے انہیں کرائے پر دیتے ہیں؟" دوئ لیکلی دی "جی نہیں"، زه خپله ګواه یمه د دے څیز، راشئ ډبګرئ پلازو کښے اوګورئ هر یو کیمسټ سره د غه جعلی

پروت دے۔ چونکه زما Husband Pharmacist دے نو ما ته هم پته ده، هغوی هم ما ته وئیلی دی چه دغه ټول کاروبار په دے کیږی، په جعلی دغه باندے کیږی نو دا انفارمیشن زمونږ هیلتھ منسټر ته څوک غلط ورکوی؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میری یہ تجویز ہے کہ اگر لائسنس پر ان کی تصویریں جاری کر دی جائیں،ان کو پابند کیا جائے کہ ہر لائسنس پر اس کی تصویر ہو گی جس کو لائسنس جاری کیا جاتا ہے تو کم از کم یہ مسئلہ حل ہو جائے گا کہ لوگ نہ لائسنس بیچ سکیں گے اور یہ جو غیر قانونی لائسنس کا کاروبار ہے، یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ ان کو پابند کیا جائے کہ ہر لائسنس پر ان کی تصویر ہونی چاہیئے جن کو وہ جاری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔بی بی! آپ کی ایک اور موشن جو پریویلج موشن ہے، اگر آپ کو بالکل غلط لگ رہا ہو تو وہ آپ موو کر سکتی ہیں، جی۔

وزیر صحت: جی، انہوں نے جو خدشات ظاہر کئے ہیں تو میری بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس کو Thrash out کیا جا سکے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، بی بی؟

محترمہ نرگس ثمین: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 671, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

314 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو: گزشتہ پانچ سالوں میں رجسٹرڈ کیئے گئے مریضوں کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، جن مریضوں کو ادویات فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن مریضوں کو ادویات فراہم نہیں کی گئی ہیں، ان کی وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مریضوں کی ضلع وار تفصیل فراہم کی گئی۔

ادویات کی فراہمی کی جاتی ہے نیز بجٹ کی عدم دستیابی کی وجہ سے باقی مریضوں کو ادویات مہیا نہیں کی گئی ہیں، اس بات کا انحصار بجٹ پر ہے، جب بھی حکومت کی طرف سے فنڈ مہیا ہو گا، باقی مریض بھی مستفید ہو سکیں گے۔ اس کے علاوہ حکومت صوبہ سرحد نے سال 10-2009 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ "Prevention and Control of Hepatitis NWFP" 360.470 ملین کی لاگت سے تین سالہ منصوبہ شامل کیا ہے جس کی منظوری PDWP نے دی ہے۔ اس پراجیکٹ کے شروع ہونے سے Hepatitis Control میں بہتری ہو گی۔

664 _ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان میڈیکل کمپلیکس (MMC) کو وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے گرانٹ کی منظوری دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے پاس دیکھ بھال کیلئے رقم موجود ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ ہسپتال کیلئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے کس مد میں کتنی رقم مہیا کی گئی ہے، نیز اس کو کس طرح خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) مذکورہ ہسپتال کے پاس دیکھ بھال کیلئے کتنی رقم موجود ہے اور اس کو کن ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے، نیز اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) مردان میڈیکل کمپلیکس مردان کو وزیر اعلیٰ کی طرف سے کسی گرانٹ کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، ہسپتال ہذا کیلئے دسمبر 2009 میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے -/74191650 روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

(ج)(1) کوئی گرانٹ نہیں ملی۔

(2) گزشتہ چھ مہینوں کا خرچہ مختلف کھاتہ جات یعنی میڈیسن، تنخواہیں، ٹیلی فون، بجلی، سوئی گیس بلز، Maintenance، پرنٹنگ، اشتہارات وغیرہ کا خرچ مبلغ -/33406067 روپے ہے۔

خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Statement showing the secondary unit wise budget distribution 07 Health- 073- Hospital Services- 0731- GH & S- 073101- GH & S (MMC,Mardan for the Month of December 2009 (MR-4217)

OBJECT	BUDGET	DURING THE MONTH	PREVIOS EXPDR:	UPTO DATE EXPDR:	BALANCE
A 01- T;Emply; Relate	74191650	5368407	28037660	33406067	4078558
A011-1.T. Estab; Charges.	35328390	3196671	14570594	17767265	1756112
A01151 Pay officer	22701940	1901153	8954649	10855802	1184613
A011151 Pay Estab:	12626450	1295518	5615945	6911463	5714987
A01156- PRS	0	0	0	0	0
A012. Total Allowance.	16872910	2137531	8821493	10959024	5913886
A01202-HRA	6451870	561030	2550540	3111570	3340300
A01205- Dearness Allownace.	2563940	237569	1108801	1346370	1217570
A1207-W/A	15120	1516	4430	5946	9174
A01209-SAA	945640	98536	459835	558371	387269
A01217-M/A	1212000	137413	530638	668051	543949
A01224- Entertainment	28000	5300	26500	31800	3800

Allow:					
A01251-Mess Allowance.	240000	22000	108935	130935	109065
A01252- NPA	960000	86500	258161	344661	615339
A01254 Anesthesia Allow:	10000	0	0	0	10000
A 01256- SARA	1914270	733370	2578280	3311650	1397380
A01262- SRA	1914270	188478	888826	1077304	836966
009-Uniform Allowance	173800	11700	65036	76736	97064
014- Intigrated Allowance	10000	0	0	0	10000
A01273-Honouraria.	0	0	0	0	0
A01274-MRC	384000	54119	187185	241304	142696
A01278-L/Salary	50000	0	54326	54326	4326
A03-T/Operating Expen.	21990350	34205	4645573	4679778	17310572
A032-T.Communication	164100	0	22101	22101	141999
A03201-Postage	4100	0	0	0	4100
A 03202-Telephone	160000	0	22101	22101	137899
A 03- Total Utilities.	7336500	0	4153814	4153814	3182686
A 03301- Sui Gas	735000	0	161740	161740	573260
A03303-Electricity	6600000	0	3992074	3992074	2607926
A 03304- Hot & Cold.	1500	0	0	0	1500

A 038-T.Travel Trnsport	1162000	20390	64500	84890	1077110
A03805- TA	573500	20390	31500	51890	521610
A03806- Trans; of Goods.	11500	0	0	0	11500
A03807- POL	577000	0	33000	33000	544000
A039- Total General.	9066550	4315	388158	392473	8674077
A 03901- Stationary	157800	0	0	0	157800
A 03902- Printing.	505000	0	50000	50000	455000
A 03906- Uniform &Prot; Cloth.	7500	0	0	0	7500
A03907- Advertisement.	132000	0	26362	26362	105638
A 03905- Newsparer	6000	0	0	0	6000
A 3927- Purch; of Drugs/Med:	3100000	0	0	0	3100000
A03942- Cost of other Store.	4998250	0	304496	304496	4693754
002- Aneasthesia/OT items.	510000	0	0	0	510000
003- Bedding Clothing.	1232000	0	0	0	1232000
004-Chemical.	965000	0	33676	33676	931324
005-X-Ray Films	1150150	0	117700	117700	1032450
006- Medical Gas.	637500	0	153120	153120	484380
008-ACD Bags.	105500	0	0	0	105500
009- Washing Charges.	136000	0	0	0	136000
028- Spirit.	62100	0	0	0	62100
032-Food/Diet.	200000	0	0	0	200000

A03970- Others.	160000	4315	7300	11615	148385
001-Contigency.	125000	4315	7300	11615	113385
004-Ground & Garden.	35000	0	0	0	35000
A09- Total Physical Assets.	4000200	0	0	0	4000200
A 0996-T.Purch; Plant & Machinary.	2000100	0	0	0	2000100
A 097-T.Purch;Furniture/Fixt:	2000100	0	0	0	2000100
A09701-Furniture/Fixture.	2000100	0	0	0	2000100
A 13- T.Repair &Mainten:	261000	9500	17000	26500	234500
A 130-Total Transport.	85000	0	17000	17000	68000
A 13001-Vehicle Repair.	85000	0	17000	17000	88000
A 131-T.Rep Mach;& Equip;	146000	9500	0	9500	136500
A 13101-Rep;Machry & Equip;	146000	9500	0	9500	136500
A 132-T. Rep; Furniture/Fixture.	30000	0	0	0	30000
A 13201- Rep; Furniture/ Fixture.	30000	0	0	0	30000
Grand Total.	74191650	5368407	28037660	33406067	40785583

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، اسماء گرامی ہیں: محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود 06-03-2010 کیلئے; جناب اقبال دین فنا صاحب 06-03-2010 کیلئے; جناب منور خان ایڈوکیٹ صاحب 06-03-2010 کیلئے; جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب 06-03-2010 کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب عبدالاکبر خان: (ہنستے ہوئے) جی کسی نے Yes نہیں کہا۔

جناب سپیکر: ایک ارباب صاحب نے شاید کہا ہے، ادھر سے ایک بندے نے کہا ہے۔ جب آپ لوگ خاموش ہوگئے ہیں تو میں کیا کروں؟ اب اپنے بھائیوں کو چھٹی بھی نہیں دیتے ہیں حالانکہ زیادہ Absent ہیں لیکن درخواستیں صرف چار بندوں کی آئی ہیں۔ (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) یہ باقی Absent تصور ہونگے۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: ‘Privilege Motion’: Alhaaj Habib ur rehman, Alhaaj Habib ur rehman Tanoli Sahib.

مفتی سید جانان: دا جی زہ یو گزارش کوم جی۔

جناب سپیکر: یو منٹ جی، او د ریرہ لږ کښینئ جی، هغوی ته مے فلور ورکړو۔

Alhaaj Habib ur rehman Tanoli, to please move his privilege motion No. 85 in the House.

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بائی بجنہ میرے حلقہ پی ایف 57 میں آتا ہے۔ مورخہ 24-11-2009 کو ڈی ڈی او، ڈی او، ای ڈی او محکمہ تعلیم اور ای ڈی او سرکل شیر گڑھ اور پھلمڑہ نے اس سکول میں ایک غیر مقامی شخص کو بدیانتی سے اور رشوت لیکر تعینات کیا۔ مقامی لوگوں کی شکایت پر جب میں نے ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ نہ تو کوئی آسامی خالی ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی آدمی بھرتی ہوا ہے۔ لوگوں کی شکایت جاری رہی تو 15 فروری کے آرڈر کی نقل کل مجھے مقامی سکول

سے دستیاب ہوئی۔ افسران بالا جس میں میں اب ڈی او فیمیل کا نام شامل کرنے کی گزارش کرتا ہوں کیونکہ اس پر دستخط اس کا ہے۔ افسران مذکورہ بالا نے مجھ سے جھوٹ بولا اور اس طرح دھوکا دیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا افسران بالا مذکورہ کے خلاف کارروائی فرمائیں۔ جناب عالی، یہ ایک ایسا سکول ہے جس میں مقامی لوگوں کے شور پہ کہ جی، باہر سے آدمی لایا گیا ہے، کلاس فور ہے تو اس کی بعد میں نے کافی تحقیق کی، چار / پانچ چھ مہینے، آٹھ ہوئے ہیں، اس کے بعد یہ پتہ چلا کہ کوئی ریکارڈ اس میں نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے جی کہ اس میں چونکہ تحقیق Involve ہے، رشوت Involve ہے اس لئے اس کو کمیٹی کے سپرد فرمایا جائے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔ گورنمنٹ کی طرف سے جی، قاضی اسد صاحب، آنریبل منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سپیکر صاحب! یہ اس طرح تھا جی کہ یہ وہاں پہ ایک ڈی او تھی، چاند بی بی، اس نے یہ آڈر کیا تھا حالانکہ یہ جو Competence ہے وہ ای ڈی او کی ہے۔ چاند بی بی نے اپنے دستخط سے 2009 جنوری میں آرڈر نمبر 14-907-2009-01-04 پر اس آدمی کو بھرتی کر لیا تھا اور موجودہ جو ای ڈی او ہے، اس نے مارچ 2009 میں چارج سنبھالا، یعنی اس ای ڈی او کے آنے سے پہلے یہ آرڈر ہو چکا تھا اور نوٹس محکمے نے دے دیا ہے۔ وہ ریٹائر ہو گئی ہے، چاند بی بی جو اس وقت ڈی ای او تھی جس نے غلط آڈر کیا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر کارروائی کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ معزز رکن کے ساتھ اس پر بیٹھ کے بھرپور طریقے سے، جس طرح کہ یہ چاہتے ہیں اس طرح کارروائی کریں گے اور انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جناب تنولی صاحب۔

<u>الحاج حبیب الرحمن تنولی:</u> میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں، خود ہی وہ فرماتے ہیں کہ یہ ای ڈی او کی Competency تھی اور ڈی او نے جاری کیا ہے، تو It needs re-inquiry تو میری گزارش یہ ہے کہ ہاؤس کو Put کریں، اگر وہ کہے تو اس کو استحقاق کمیٹی کو ریفر فرمایا جائے۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, honourable Minister Sahib.

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر بالکل محکمے کے ساتھ جو ہم نے باز پرس کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں تو یہ پتہ نہیں ہے، نہ آنریبل ایم پی اے صاحب نے یہ بتایا کہ کس سے بات کی گئی تھی؟ جس دفتر سے انہوں نے پوچھا اور انہوں غلط انفارمیشن دی ہے، یہ خود گئے ہیں ٹیلیفون کیا ہے، کیسے انہوں نے پوچھا ہے لیکن

بہر حال ہمارے آنریبل ایم پی اے صاحب ہیں، ہمیں اعتراض کوئی نہیں ہے اگر یہ اس کو کمیٹی کے پاس بھجوانا چاہتے ہیں۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بی بی! یو منٹ، او د ربرئ دا پروسیجر لږFollow کړو۔

Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker. The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. یہ جتنے بھی آنریبل ممبرز کچھ کہنا چاہیں گے، تھوڑا سا صبر کریں، "زیر وآور" کے بعد لیتے ہیں۔ جو کچھ آپ کے ذہن میں ہوگا پھر آپ کو پورا پورا موقع دونگا۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Zamin Khan, to please move his adjournment motion No. 151 in the House. Mr. Zamin Khan Sahib.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر۔ سر، میں تحریک التواء پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ ہے کہ محکمہ ایریگیشن کی چشم پوشی کی وجہ سے پشاور میں بڈھنی نالہ قبضہ گروپ نے فروخت کر دیا ہے جس سے عوامی حلقوں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔اس میں گزشتہ سال کروڑوں روپے کا نقصان بھی ہوا ہے۔

جناب سپیکر، زما په خیال دا د بډهنئ چه کومه ناله ده، زما نه پرے تاسو او د دے پیبنور علاقے ایم پی اے ګان به زیات خبر وی، دا یوه ډیره لویه ناله ده او د دے د ورسک نه راواخلے تر د دے دغه پورے، دا ټوله ایریا چه خومره ده نو دا پرے هم Arrigate کیږی او د دے ځائے نه نورے څه ګنده اوبه چه راځی نو دا ئے Absorb کوی خو په دیکبنے اکثر شکایتونه راځی او اخبارونه هم په دے باندے ډک شوی دی چه یره د دے چه کوم ایری ګیشن پلان دے، کومه چه د پخوانه د دے ایریا وه یا د دے چه کوم Head of flow دے نو هغه خلقو قبضه کړے دے یا ئے پرے دوکانونه جوړ کړل یا ئے پرے کورونه جوړ کړل او

دے 'لینڈ' مافیا خرڅه کړه او د دے چه کومه چوړائی وه نو هغه کمه شوه نو اوس که چرته کښے بارانونه اوشی یا سیلاب راشی نو د دے هغه Width کم شوے دے او د هغے په وجه باندے دلته هغه اوبه اوس نه Absorb کیږی، نو لهذا زما گزارش دا دے چه یره دا د Adopt کړے شی چه په دے باندے دا هاؤس پوره په تفصیل باندے بحث اوکړی او زمونږ منسټر صاحب خو ښهCompetentمنسټر دے، زما خیال باندے چه دوئ به زمونږ سره Agree کیږی چه په دے باندے پوره په تفصیل سره بحث اوشی او د دے څه حل راوځی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker. Honourable Minister for Irrigation, please.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، دا یوه ډیره لویه او اهمه مسئله ده۔ تاسو ته که یاد شی دوه کاله مخکښے دلته کښے په پیښور کښے او په نورو علاقو کښے فلډ راغلے وو او په دے باندے مونږ مکمل سروے هم کړے وه۔ اوس دریم دغه هم دا دے چه دا زمکے او دا نالے چه کوم دی نو دا د ایریگیشن ډیپارټمنټ نه دی، دا د کلو شاملات دی او د ریونیو ډیپارټمنټ سره د دے مکمل زړے نقشے پرتے دی نو دا ذمه داری د ایریگیشن، مونږ خو تیار یو چه هغه قبضه گروپ وی که هر څه وی نوهغه به اوکړو لیکن دا د ریونیو ډیپارټمنټ چه په کوم ځائے کښے څنگه چه پیښور دے، نو دا د پی ډی اے او دغسے د نورو محکمو لاندے راځی، نو زه صرف دا دغه کوم چه په دے نالو باندے چه کوم کورونه جوړ دی، هغه نقشے چا ورکړے دی، د هغوی نه د تپوس اوکړے شی۔ په دے باندے پټرول پمپس جوړ دی، خلقو په هر کلی کښے، په نوښار کښے هم دا مسئله ده چه کله فلډ راشی، چه معلومات اوکړو، یوه ناله که هغه مخکښے سل فټه وه هغه نن شل فټه پاتے ده نو د دے د پاره یوه ډیره کارروائی پکار ده ځکه چه دا نالے که هر کال دغسے وړے کیږی نو سیلاب خو د اللہ تعالیٰ د طرف نه وی خو دا سیلابونه مونږ پخپله پیدا کوؤ۔ دا د دے خلقو د وجه نه چه هغه ټولے نالے قبضه شوے، سیندونه قبضه شول۔ زمونږ د ایریگیشن سره د دے هیڅ تعلق نشته، ریونیو ډیپارټمنټ ته پکار دی چه دا نقشے راواخلی او خلقو ته اجازت نه ورکوی۔ هغه کورونه او هرهغه څه چه Illegal جوړ شوی وی نو هغه د وران شی او که دا کارروائی اونه شوه، دا مسئلے حل نه شوے نو دا فلډز به هر کال

زیاتیږی، په دیکښے کمے نه شی راتلےاو د دے حکومت نه پرے کروړونه روپئ خرچ کیږی، نو زما خپل دا دغه دے چه په دے باندے مونږ ډیر کار کړے دے، بشیر خان او مونږ په دے باندے د پوره پیښور سروے کړے ده او د نورو علاقو مو هم کړے ده خو داسے طریقه تر ننه پورے نه ده Evolve شوے چه دا Encroachment بند شی۔ په خلقو باندے د پابندی اولګوی، د خلقو دا کورونه او په هر څه چه قبضے شوے وی نو دا د لرے کړے شی، نو د دے زیات Concerned ریونیو ډیپارټمنټ دے۔ بے شکه په دے مخکښے ډیر کار شوے دے او کمیټئ پرے جوړے شوے دی۔ بیا هغوی د کښینی او سروے د اوشی او چه په کوم کوم ځائے کښے دفلډز خطرے وی او یا قبضے خلقو کړی وی، ځکه چه دا د حکومت زمکه نه ده،دا د کلو شاملات دی او په نقشو کښے هغه ظاهر دی۔ نن چه په دے ټول ملک کښے په سیندونه کښے سیلاب رارووان دے چه هغه مونږ اوګورو نو خلقو په سیند کښے کورونه جوړ کړی دی۔ د نن نه سل کاله مخکښے، پنځوس کاله مخکښے هغه سیندونه لوئے وو، نن هغه سیندونه او نالے خلقو راتنګے کړے او مونږ بیا چغے او فریاد کوؤ چه سیلاب راننوتل، د حکومت بدنامی جوړیږی نو اوس په دیکښے ښه یو سیریس ایکشن پکار دے چه د دے ټولے صوبے یو دغه اوشی او په کوم کوم ځائے کښے د دے نالو تنګیدو نه او سیندونه تنګیدونه چه سیلاب راځی چه د هغے خلاف ایکشن اوشی نو دا که کمیټئ ته لاړ شی-----

جناب سپیکر: که مونږ ئے اوس ایډمټ کړو، تاسو ته پرے اعتراض نشته؟ بشیر بلور صاحب! د دے څه کول پکار دی؟

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر(بلدیات)}: زما دا عرض دے چه د دوئ دومره لوئے ډیپارټمنټ دے، دوئ سره هغه خپل Gangs هم شته، هر قسمه خلق شته نو دا کوم خلق چه Encroachment کوی نو هغه ولے نه بندوی؟ او بله دا تاسو پخپله په یونیورسټی روډ باندے لاړ شئ او هغه تقریباً زما خیال دے دواړه طرف نه، کم از کم سل سل فټه زمکه د نالو خلقو قبضه کړے ده او دا Recentlyشوے ده، د دے چرته کښے کلونه نه دی شوے، دا په دے کال دوه کالو کښے دا هرڅه شوی

دی نو پکار ده چه لږ منسټر صاحب دا پخپله ورشی او ګوری او دا چه کوم ځائے شوے وی نو دا د ټول Dismantle کړی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، زه په دیکښے یو خبره کول غواړمه۔

ملک طماش خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه میاں صاحب هم پکښے څه وائی او طماش خان هم څه وائی۔

وزیر (اطلاعات): دا جی په وړومبی ځل پته اولګیده چه وزیران صاحبان په دے طریقه لګیا دی نو د قوم به څه حال وی؟ دا د ټولو مشترکه ذمه داری ده، که د بشیر خان وس رسی نو بشیر خان د هم دا کاراوکړی، د ټولو وزیرانو دا Collective responsibility ده۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، د حیات آباد د فیز تهری چوک نه واخلے تقریباً دوه دوه سوه فټه ناله خلقو قبضه کړے ده او چه کله اوبه راشی نو د هغے د وجے سیلاب زمونږ په کلو باندے راځی نو جناب سپیکر صاحب، چه دا ټول مونږ یو ځائے شو او دا څیز مونږ ختم کړو، دا خو کال نه دے شوے جی او دا تاسو پخپله به لیدلے وی، هغه ناله چه ده زما خیال دے دوه دوه سوه فټه هغه ځائے نیولے شوے دے او دا په کال نیم کښے شوے ده نو پکار ده چه دوئ ایکشن واخلی۔

جناب سپیکر: طماش خان! تاسو څه وایئ؟ اودریږئ پرویز خان! لږ طماش خان هم واوره جی۔

ملک طماش خان: جناب سپیکر صاحب، د دے بډهنئ دوئ کومه خبره اوکړه نو دا په تیر کال کښے، مونږ په هغے باندے سټینډ هم اغستے وو چه هغه سیلاب راغلے وو، د دے بډهنئ د طرف نه زمونږ ایریا او د ارباب صاحب علاقه ئے هم تیچ کړے وه او ډیره تباهی ئے کړے وه نو که داسے په یو بل باندے دا الزام لګوؤ چه یره دا د دوئ حلقه ده یا د ده حلقه ده، ګورنمنټ خو زمونږ د ټولو شریک دے، پکار دی چه په دے باندے داسے ایکشن واخلو او د دے غم اوکړو چه د بډهنئ په پل باندے یوه سی این جی جوړه شوے ده چه زما خیال دا دے چه د هغے حدود د هغه ځائے نه پته لګی چه یره په هغے کښے یوه کمیټی جوړه شی، هر څه

چه وی خو د دے مسئلے په وخت باندے حل ویستل پکار دے که نه وی نو د دے نه وروستو مونږ ته به ډیر نقصان ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: عطیف خان! که تاسو ته یاد یږی نو د دے کمیټۍ مشر تاسو وئ، یوه کمیټی پرے ستاسو په چیئرمینئ کښے جوړه شوے وه جی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ستاسو خبره بالکل صحیح ده، په هغے کښے زمونږ مینټگونه روان دی او که خیال د کړے وی دا ډیزاسټر سب کمیټی جوړه شوے ده۔ په هغے کښے چه مونږ د کومو ځایونو نشاندهی کړے ده، یعنی ډی او آر ته او د پی ډی اے کسانو ته، لکه چه څنګه زمونږ بشیر خان یوه ډیره ښه خبره اوکړه چه د حیات آباد د فیز تهری چوک نه واخله تقریباً دوه دوه سوه فټه چه کوم دے نو خوړ خلقو قبضه کړے دے او کله چه اوبه راشی نو د هغے هغه ټوله Flow چه ده زمونږ په دے کلو باندے بیا راځی نو تاسو به کتلی وی چه په تیر وختونو کښے کوم بارانونه شوی وو او څومره سیلاب راغلے وو نو په دے بابو ګړهئ زما خیال دے څنګه چه زمونږ دے ورور خبره اوکړه، په بابو ګړهئ کښے نیمه بډهنی خلقو نیولے وه او په هغے کښے ټاؤن شپ جوړ شوے دے او دا لکه مونږ وایو چه یره دا په دے حکومت کښے نه دی شوی، دا په تیرو حکومتونو کښے شوی دی او زمونږ وزیرانو یقینی خبره دا ده نن ډیره د فراحدلئ مظاهره کړے ده خو مونږ دا مطالبه کوؤ جی چه تاسو په دے باندے یو رولنګ ورکړئ چه یره یو ټائم ورله فکس کړی چه په دے باندے فوری طور باندے عمل درآمد اوشی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، د دوئ دا خبره داسے ده، رښتیا ډیره سیریس هم ده او په دغے کښے په خوړ کښے داسے خلقو جماتونه هم جوړ کړی دی او بیا چه ورله لاړ شئ نو وائی چه د خدائے کور به څنګه ورانوے؟ یو خو دا ده چه په ناجائزه ځائے کښے ئے کړی دی، داسے خلق شته چه سکول ئے پکښے جوړ کړے دے، داسے خلق شته چه خپله حجره ئے پکښے جوړه کړے ده نو څه خو بیخی سل په سل ناروا دی، د هغوی خلاف خو ایکشن اغستل غواړی، څه خبرے جی داسے دی چه ډیپارټمنټونو غفلت کړے دے یو وخت سره نو چه کومو عوامو

ته نقصان رسی نو هغوی Compensate کول غواړی، هغوی سره یو درمیانه، د مینځ لاره راویستل غواړی۔ داسے نه چه نیغ په نیغه مونږ ډنډا راغستے وی او بیا چه کوم دے په ډنډا کار نه کیږی بیا به احتجاج هم وی، بیا به خپله خبره واپس اغستل غواړی نو دا ټوله خبره حل کول غواړی او یقیناً چه دغلته چه څومره هم Illegal خلق دی، دغه ځائے بیا خورول غواړی نو چه بیا پکښے هر څوک دے، بیا د چاخاطر پکار نه دے چه عملاً دا اقدامات اوشی، تش په راوچتولو باندے نه کیږی۔ زه به جی یوه د خوشحالئ خبره داسے اوکړم چه مونږ عموماً وایو چه د مرکز نه اولس اربه روپو اعلان شوے وو د مالاکنډ ډویژن په حواله باندے او مونږ ته یوه پیسه هم نه ده ملاؤ شوے نو ماته اوس اوس اطلاع راغله چه هغوی دوه اربه روپئ چه کوم دی نو ریلیز کړی دی او ریلیز آرډر چه زمونږ فنانس منسټر ته رارسیدلے دے نو چه څنګه نه وو رارسیدلے نو مونږ وئیل چه دا ښه نه دی شوے نو چه دا دوه اربه ئے ریلیز کړے دی، مونږ د هغوی شکریه ادا کوؤ او د مرکزی حکومت نه طمع لرو چه دا نورے پیسے به هم زر تر زره مونږ ته ریلیز کړی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: دا خو د خوشحالئ خبره وه جی خو اوس دا بله د خفګان خبره چه ده دا بډهنئ والا، په دیکښے زه درته یوه د خوشحالئ خبره اوکړم چه 65 کروړه روپئ ورله ما هم منظورے کړے دی خو اوس دا لاندے Encroachment نړول د حکومت کار دے۔ حکومت به څوک نړوی او څوک به پرے مخکښے ایکشن اخلی؟ جناب پرویز خان خټک صاحب، منسټر ایریګیشن۔ پرویز خان خٹک صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، څنګه چه خبره اوشوه نو دا ډیره اهمه مسئله ده او Already په دے باندے یوه کمیټی جوړه ده او هغه کمیټئ دا Proposal جوړ کړی چه په دیکښے د کومے کومے محکمے غفلت دے، کومے محکمے این او سیز ورکړے دی، کومے اجازت ورکړے دے؟ دا زمونږ یوه Combined فیصله ده چه مونږ به د هغے خلاف ایکشن اخلو نو که دے کمیټئ پکښے تر څه بره پورے کار کړے وی نوښه ده او که دا کمیټی نه وی کامیابه نو

بله کمیټی جوړه کړئ، یو ټائم فریم ورته کیږدئ چه په دیکښې په کوم کوم ځائے کښې غفلت شوے دے ، کوم ځائے کښې مونږ چا ته Compensation کولے شو، کوم ځائے کښې ئے مونږ پخپله Remove کولے شو؟ نو هغے ته یوه ایجنډا جوړه کړئ او یو طریقه کار ورته جوړ کړئ ځکه چه دا آفت دے ، د دے صوبے سره د دے علاقو سره ډیر ظلم دے چه خپله لا سه سره مونږ په خپل ځان سیلاب راولو او بیا بدنامی د حکومت کیږی۔ د الله د طرف نه چه کوم سیلاب راځی هغه ته خو بنده بندوبست اوکړی خو چه عوام پخپله په ځان سیلاب راولی نو د هغے حل زمونږ سره نشته دے ځکه ما د ډیرو کلو په دے سیلاب کښې وزټ کړے وو، خلقو به راسره جھګړه اوکړه چه موقعے ته به لاړو چه دا د چا کور دے؟ دا د فلانی دے ، نو ورته به مو اووئیل چه سیلاب خو د دوئ د لا سه راغلے دے نو بیا به خلق چپ شول۔ مسئله هم دغه ده چه په دیکښې د دا کمیټی خپل رپورټ پیش کړی او که نه شی کولے نو بله کمیټی جوړه کړئ او چه چا چا دغه کړے دے او که کوم ځائے کښې Compensation ملاویږی چه هغوی Compensate شی او چه کوم ځائے کښې Compensation نه ملاؤیږی او ناجائزه قبضه وی او د خلقو پرے اعتراض وی نو بالکل هغه د Remove شی۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب الله۔ بیا اودریږئ بی بی! دوئ پسے یئ۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب عطیف خان! جواب ته تاسو ځان تیار کړئ۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما په خیال په دیکښې دویمه خبره نشته دے جی، چه زمونږ څومره ملګری دی کنه جی، دا Encroachment خاصکر په ایریګیشن لینډ باندے دا سے مسئله ده چه خالی د سیلاب باعث نه جوړیږی بلکه زمونږ۔۔۔۔

جناب پرویز خټک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر! دا ایریګیشن لینډ نه دے جی، دا دے نه بیل دے۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: ټھیک ده سر۔ زه وایم چه چرته هم په دے خوړ باندے، په کینالز باندے، دلته چه چرته نزدے Encroachment شوے دے ، دیکښې خالی د

سیلاب مسئلے نه دی، د دے وجے نه هلته دومره پرابلمز جوړ شی چه بیا End user ته کله کله اوبه هم نه رسی۔ دیکښے خالی د سیلاب مسئله نه ده، سپیکر صاحب، دلته چه څومره منسټرانو او آنریبل ممبرانو خبره اوکړه، ټول وائی چه دا اخوا کول پکار دی، سر Encroachment هر چا ته پته ده چه Encroachment دے جی۔ زه دا ریکویسټ کوم چه تاسو ټائم فریم ورکړئ چه شروع شی چه کوم Encroachmentواضح دے چه هغه خو ختم شی جی، هغے کښے خو چه کمیټی شوه، په دے باندے خو به دا Delay کیږی، شپږ کاله کښے هم بیا دا کار نه کیږی جی۔ بعضے ځایونه داسے دی، لکه په خوړ کښے، میاں صاحب خبره اوکړه، جمات جوړ دے، سکول جوړ دے، داسے زه تاسو ته وایم چه زمونږ دے حلقو ته چه کومے اوبه د ښار نه راځی جی، په هغے کښے دکانونه جوړ دی، هغه خو ټولو ته پته ده سر، هغے کښے تاسو رولنګ ورکړئ چه نن د پرے کار شروع شی، سبا نه د پرے کار شروع شی، هغه د اخوا شی، Encroachers کریمنلز دی، هغوی سره د مذاکراتو څه خبره ده سر؟ هغے باندے خو د شروع شی۔ جناب سپیکر صاحب، کمیټئی د بیا وروستو اوګوری چه یو آفیشل، اهلکار څوک ورکښے ملوث وی، هغے د پاره د بالکل کمیټی کښینی، هغوی ته د سزا هم ورکړی خو د Encroacher خلاف خو پولیس پکار دے، هغے کښے ډیپارټمنټ پکار دے، هغے کښے تاسو سر رولنګ ورکړئ چه په دے کار شروع شی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی نرگس ثمین بی بی، نرگس ثمین جان بی بی۔مائیک آن کریں ان کا۔

محترمہ بیگم نرگس ثمین: منسٹر اریگیشن سے میرا یہ سوال ہے، پښتو کښے به اووایمه۔ زمونږ د کورونو یو سائډ ته نهر بهیږی، د بورډ بازار نهر ورته وائی، د بورډ بازار په نهر باندے مشهور دے، چرته چه افغانیان راغلی دی او هغوی پوخ کاروبار پرے شروع کړے دے، هغوی د نهر د پاسه ځان له دکانونه جوړ کړی دی او دا څومره کچره چه ده، هغه هغوی په هغه نهر کښے غورزوی۔ نن سبا چونکه د نهرونو صفائی-----

جناب سپیکر: بی بی! تاسو خو نوے طرف ته خبره بوځئ-----

محترمہ نرگس ثمین: نه جی، نورے طرف ته نه ده جی۔ ما د دوئ نالج کښے راوسته اوس-----

جناب سپیکر: دا ایډجرنمنټ موشن چه کوم راغلے دے، اودریږه چه دا نمټاؤ کړو نو بیا به په هغے باندے دویمه------

محترمہ نرگس ثمین: ټهیک ده جی۔ هغه گند په نالو کښے غورزوی، خوړونو کښے غورزوی نو هغه خوړرونه چه بند شی نو هغه سیلاب زمونږ کورونو ته راغلے دے او راځی۔ زه دوئ ته دا وایم چه دوئ وائی دا خوړ زمونږ په دغه کښے نه دے نو زه ایریگیشن سټاف ته دا وایم چه دوئ دا سے ټهیکیدارانو ته ولے ټهیکے ورکوی چه دوئ د نهر نه گند اوچت کړی او خوړونو کښے ئے غورزوی؟ صرف د دے جواب غواړم۔ هغه گند د دوئ خوړونو ته نه غورزوی، هغه گند د دوئ د ښار نه چرته لرے یوسی کنه چه خوړونه پرے نه بندیږی۔

وزیرآبپاشی: د خبرے جواب ورکړم؟

جناب سپیکر: جی، پرویز خان! دا د نهرونو والا خبره خو پکښے ضمنی بله راغله۔

وزیرآبپاشی: جناب سپیکر صاحب! بی بی نن اوس ماته نیمه گهنټه مخکښے دا خبره اوکړه۔ ایکسیئن ما راغوښتے دے او چه دا سے څه غلط کار وی، هغه به رکاؤ شی ځکه دا ټهیکیداران مونږ نه دی راوستے، دا خو'اوپن' ټینډرز وی۔ ټهیکیدار راشی، بیا ځان ته خاوره چرته غورزوی او چه چرته غلط کار کیږی، تاسو نن انفارمیشن راکړو، زما ایکسیئن دلته کښے ناست دے، دغه خوړ کښے به هیچرے هم گند نه غورزوی۔ بل زما خیال دے که تاسو رولنگ ورکړو چه دا کوم'ډرینز' قبضے دی، څه پکښے د پرائیویټ خلقو زمکے دی، څه د ډیپارټمنټ غلطی ده چه سی این جی ئے کړے دے یا بل څه ئے کړی دی، که تاسو کلیئرکټ ډائریکشن ورکړئ چه د کومے محکمے نه غفلت شوے دے او کومے محکمے د وجے نه هلته Encroachment دے، هغوی د دا ذمه واری واخلی چه دا Encroachment مونږ لرے کوؤ نو ایریگیشن ډیپارټمنټ، مونږ خو هر وخت تیار یو ځکه دا مسئله مونږ ته جوړیږی نو که یو کلیئر ډائریکشن راشی چه هره محکمه د خپل خپل Encroachment لرے کړی نو دا مسئله به حل شی جی۔

جناب سپیکر: جی رحیم داد خان صاحب!

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر! دا مخکښے چه کوم فلډ راغلے وو نو تاسو هغه وخت د متعلقه ډیپارټمنټ خلق راغوښتی وو۔ په هغے کښے ډی سی او هم وو، ایریګیشن والا هم وو، سی اینډ ډبلیو والا هم وو او څه مونږ هغوی ته ډائریکټیوز هم جاری کړی وو نو هغه نمونه ستاسو په سربراهئ کښے دغه نمونه یو میټنګ رااوغواړئ، کال کړئ او دا متعلقه کوم ځیزونه چه دی، دا Encroachment دے، دا کوم پرابلم دے، دا څه ځیزونه چه دی، دا مسئله به حل شی او یو فکسډ ټائم تاسو په هغے کښے ورکړئ۔

جناب سپیکر: بنه دا خو، عاطف خان! خبره دا سے شوه کنه چه رحیم داد خان خبره تا د پاره لږه لږه راغونډه کړه خو دا سب کمیټی وه ستاسو والا، د دے سیشن دوران کښے پرے میټنګ رااوغواړو؟ پرویز خان! تاسو ته څنګه Convenient دے؟ بشیر بلور صاحب! هم دیکښے ئے رااوغواړو؟

وزیر آبپاشی: او او۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ دا ایډجرنمنټ موشن بیا مونږ څنګه، د هاؤس څه مرضی ده، دا هم دغه کمیټئ باندے دا ټول راوغواړو، دا څنګه نمټاؤ کړو اوس؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! ما دا Specific صرف د دے د پاره وو، په دیکښے بیا مونږ دا سے ولے نه کوؤ چه په ټوله صوبه کښے د نهرونو د نالو، ما دا Specific کړے صرف د دے د پاره دے-----

وزیر آبپاشی: نه نه-----

جناب محمد زمین خان: ما دا Specific کړے صرف د دے د پاره دے چه دا یو مسئله حل شی نو بیا د نور کوی۔

جناب سپیکر: دا Specific ټهیک شو، ټهیک شو جی۔جی پرویز خان!

وزیر آبپاشی: هغه Already په دے ناله باندے دوئ کار کړے دے، دوئ چه څومره کار کړے وی، هغه رپورټ به دوئ پیش کړی او زر تر زره میټنګ راوغواړئ که

څه کمے پکښے وی چه ایکشن پکښے شروع شی۔ بالکل هم دغه کمیټی د کار اوکړی او رپورټ د پیش کړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> د دے وزیرانو صاحبانو Convenience ته اوګورئ جی او په دے باندے سیکرټریټ سټاف فوری میټنګ رااوغواړئ۔ دا ایډجرنمنټ موشن به هم په دغه طریقه باندے نمټاؤ کړو، د هاؤس ټول هم داسے دغه دے۔ دا یو North West Frontier Province Public Property Removal of Encroachment Act 1977 شته، دے باندے تاسو هر څه کولے شئ جی خو دا میټنګ چه اوشی نو د هغه میټنګ د فیصلے نه پس به بیا دا کوؤ جی۔ بی بی! دا یو دغه پاتے دے چه دا ختم شی نو بیا ستا نمبر دے جی۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> Nighat Yasmin Orakzai Bibi, to please move her call attention notice No. 260 in the House. Nighat Bibi.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت اور مفاد عامہ کے اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ پشاور میں محکمہ انتظامیہ کے زیر نگرانی سرکاری ملازمین کے بچوں کی تعلیمی ضروریات کیلئے قائم بنوولنٹ پبلک سکول اینڈ کالج کے اساتذہ اور ملازمین کو جون 2009 کے سالانہ 20% اضافی تنخواہیں تاحال ادا نہیں کی گئی ہیں جسکی وجہ سے اساتذہ اور ملازمین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے جس سے طلباء اور طالبات کی پڑھائی متاثر ہونے کا اندیشہ ہے، حالانکہ سکول انتظامیہ نے یکم اپریل 2009 سے طلباء وطالبات سے اضافی فیسیں لینا شروع کر دی ہیں لیکن اپنے ہی اساتذہ اور ملازمین کو اضافی تنخواہیں دینے میں لیت ولعل سے کام لے رہی ہے اور اس میں جناب سپیکر صاحب، ایک بہت Important بات یہ ہے کہ جو بنوولنٹ کا سکول ہے جو ساتھ ہی سرکاری سکول ہے، پشاور پبلک سکول، جناب سپیکر، بنوولنٹ پبلک سکول گلشن رحمان کالونی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا جو چیئر مین ہوتا ہے، وہ چیف سیکرٹری ہوتا ہے لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ تاحال گیارہ سال گزرنے کے باوجود ان کی میٹنگ ابھی 2010 یعنی 3 مارچ کو منعقد کی گئی جس کی وجہ سے مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد 1350 سے گھٹ کے کم از کم 932 رہ گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! سرکاری ملازمین جن کی اتنی تنخواہیں نہیں ہوتی ہیں، وہ انہی دونوں سکولوں میں بچوں کو ریفر کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جبکہ پشاور پبلک سکول بھی ایک سرکاری ادارہ ہے لیکن چونکہ اس کے بورڈ

آف گورنر کا چیئرمین سیکرٹری محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہوتا ہے اسلئے مذکورہ سکول کی کارکردگی دن بدن بہتر ہوتی جارہی ہے اور جناب سپیکر صاحب، دوسری جو بہت اہم بات اس میں ہے، وہ یہ کہ بنوولنٹ جس کے دو پمپس ہیں، وہ ابھی ایک کروڑ اڑتیس لاکھ کی لاگت سے جو ان کے ذمے ہیں، اس پر مختلف محکموں کے واجبات ہیں، تو انہوں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ پمپس لیز پہ دے دیئے جائیں جو کہ جناب سپیکر صاحب، انتہائی افسوسناک بات ہے، اسلئے کہ انہی پمپس سے جب ویلفیئر کے کاموں کیلئے سرکاری سکول کے بچوں کیلئے اور ان کیلئے انہی پمپوں سے جو منافع ہوتا ہے وہ یہاں کے سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتا ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہ دونوں چیزیں جو ہیں انتہائی تشویشناک ہیں جس کی وجہ ان لوگوں میں بہت زیادہ بے چینی پائی جاتی ہے، تو جناب سپیکر صاحب، جو بھی Concerned محکمہ ہے، اس کے ساتھ ان کو ہدایت کی جائے کہ ایک تو یہ مذکورہ پمپس ہیں جن کو لیز پہ دینا ہے، اس کے بارے میں بھی انکوائری کیجائے کہ اس پر ایک کروڑ اڑتیس لاکھ روپے کیسے واجب ہیں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سکول ہے، اس کے اساتذہ اور اس کا جو سٹاف ہے، ان کی تنخواہیں ابھی تک نہیں بڑھی ہیں جبکہ مذکورہ سکول کی جو ایڈمنسٹریشن ہے وہ بچوں سے اضافی فیسیں ضرور لے رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی قاضی اسد۔ جی جناب بشیر احمد بلور صاحب، سینیئر منسٹر صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب! زه شکر گزار یم د نگهت بی بی چه دا خبره ئے اوکړله۔ زه دوئ ته دا تسلی ورکوم چه مونږ به زر تر زره د دے کمیټئ میټنګ رااوغواړو، که د دوئ حق کیږی خا مخا به بیس فیصد ضرور ورکوؤ او دا میټنګ به هم انشاء الله زر تر زره رااوغواړو، دوئ ته زه په فلور آف دی هاؤس دا تسلی ورکوم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you ji, Syed Jafar Shah Sahib, Syed Jafar Shah Sahib, to please move his call attention notice No. 271. Syed Jafar Shah Sahib.

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع سوات میں فارسٹ ایکٹ کے تحت مالکان جنگلات، جن کو Concessionsists بھی کہتے ہیں، اور محکمہ کے درمیان معاہدے کے تحت ان علاقوں میں رہائشی لوگوں کو اپنے ذاتی مکانات کی تعمیر کیلئے جنگلات سے سالانہ بنیادوں پر لوکل کوٹہ عمارتی لکڑی کیلئے فراہم کیا جاتا ہے لیکن پچھلے پانچ سال سے یہ سہولت اب ان کو مہیا نہیں ہے اور غریب لوگوں کو کافی مشکلات

درپیش ہیں۔ سر! بات یہ ہے کہ کوٹہ نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ سمگلنگ بھی ہو رہی ہے اور قیمتی جنگلات کو کاٹا جارہا ہے، لہذا محکمے کو ہدایت کی جائے کہ اس کا War footing پر کچھ بندوبست کرلے۔ فارسٹ منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، بشیر بلور صاحب اگر اس کی یقین دہانی کرائیں تو، انشاء اللہ کرینگے گے جی۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب۔ جی بشیر بلور صاحب، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! جعفر شاہ صاحب سے انشاء اللہ بیٹھ کر جس طرح یہ فرماتے ہیں، ان کے ساتھ بات چیت کرکے جو یہ کہیں، اس پر انشاء اللہ عملدرآمد ضرور کرائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جعفر شاہ بہت اچھے آدمی ہیں، بہت اچھا سوشل ورکر ہے، ان کے ساتھ پورا انصاف کیا جائے۔ ملک صاحب، بس یو منٹ، بس تا سو لږ صبر او کړئ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan Sahib, Khushdil Khan Advocate, Chairman Standing Committee No.1 on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges, Government Assurances, to please move that the report of the Committee may be adopted. Mr. Khushdil Khan, please; honourable Deputy Speaker Sahib.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Depty Speaker): Mr. Speaker! Thank you very much. I, as Chairman of the Standing Committee No.1 on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, beg to move that the report of the Committee, as presented in the House on 20th February 2010, may be adopted. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No.1 on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Report is adopted.

عبدالاکبر خان! ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ادھر جب ایڈمٹ کرتے ہیں ہم تو بڑے زور شور سے آپ لوگ اس پر بولتے ہیں اور جب کمیٹی میں جاتا ہے تو بس آپ Satisfy ہو جاتے ہیں، یہ کیا وجہ ہے؟

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ میں رات کو پڑھ رہا تھا تو ہر کوئی Satisfied تھا، یہ کیا وجہ ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: میں نے بھی پڑھا تو میں بھی حیران ہو گیا لیکن جناب سپیکر، اگر آپ اس اسمبلی کی تاریخ کو دیکھیں تو میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ دو یا تین دفعہ پریویلیج موشنز جوڈیشل کمیٹی کو ریفر ہوئی ہیں اور پھر جوڈیشل کمیٹی نے ابھی تک کسی بھی موشن پہ سزا نہیں سنائی ہے تو یہ ایک طریقہ کار ہے کہ وہاں پر جب ممبر Satisfy ہو جاتا ہے تو وہ Withdraw کر لیتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ افسران صاحبان ادھر سیدھا ٹھیک ٹھاک کام کرتے ہیں، ادھر نہیں کرتے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہں، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

Mufti Kifayatullah: Point of order.

جناب سپیکر: او د ریږئ جی، ستا سو نمبر را ځی۔ دا-----

مفتی کفایت اللہ: نه، پوائنٹ آف آرډر، د هغے نه مخکښے پوائنټ آف آرډر۔

جناب سپیکر: او د ریږه جی، ستا سو دا نمبر-----

Mufti Kifayatullah: Point of order.

جناب سپیکر: بسم الله کړه جی، خو دا-----

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بولنے کا موقع دیا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ آئین پاکستان کی میں بات کر رہا ہوں-----

جناب سپیکر: پھر تو آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن رہ جائیگی۔

مفتی کفایت اللہ: مجھے یہاں سنیں گے آپ، یہ مختلف صوبوں کے درمیان میثاق ملی ہے اور میں چونکہ عالم دین بھی ہوں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ مذہبی کتابوں کے بعد اس کی بہت زیادہ مسلمہ اور مقدس حیثیت ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے خیالات مختلف ہوتے ہیں، ہماری ذات الگ ہوتی ہے، ہماری قومیں مختلف ہوتی ہیں، وہ کونسی چیز ہے جو ہمیں باہم مربوط کر لیتی ہے؟ وہ آئین پاکستان ہے اور اگر کوئی آدمی اس آئین پاکستان کے بندھن میں نہیں آتا جناب سپیکر، تو پھر اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس بنیادی سٹرکچر کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی مذہبی وابستگی پر میں مطمئن بھی ہوں، قرآن مجید کا ایک جز کوئی نہیں مانتا اور قرآن مجید کا کل کوئی نہیں مانتا تو کوئی بھی آدمی اس کو مسلم نہیں کہتا۔ اس نے قرآن مجید کا کسی جز کا انکار کیا ہے یا کل کا انکار کیا، قرآن مجید ہمیں مسلمان بناتا ہے۔ جب میں آئین پاکستان کی بات کرتا ہوں تو آئین پاکستان ہمیں

مسلمان تو نہیں بناتا لیکن پاکستانی بناتا ہے اور جب کوئی آدمی اٹھ کر کہتا ہے، اس کی خلاف ورزی کرتا ہے یا اس کے جز کی خلاف ورزی کرتا ہے تو معاف کیجئے وہ پاکستانی نہیں رہا۔ جب وہ پاکستانی نہیں رہتا تو اس کے تعین کیلئے یہ درست ہے کہ ادارے موجود ہیں، عدالتیں موجود ہیں، یہ میں مانتا ہوں لیکن وہ جب اہم کسی ادارے میں بیٹھتا ہے تو وہ اجنبی محسوس ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، میرے پاس آئین پاکستان ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بتائیں، کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: میں آئین پاکستان کی بات کرتا ہوں، اس کا آرٹیکل نمبر 5 اور جو ٹیکسٹ میرے پاس ہے جی، یہ اردو والا ہے۔ آرٹیکل نمبر 5 میں جز نمبر 1 میں لکھتا ہے جی: مملکت سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔ نمبر 2 میں لکھا جاتا ہے جی: دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر اس شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو واجب التعمیل ذمہ داری ہے جناب سپیکر، ہر پاکستانی شہری کو آئین کے ساتھ وفاداری کیلئے پابند بناتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ آرٹیکل نمبر 6 دیکھیئے کوئی بھی شخص جو طاقت کے استعمال یا دیگر غیر آئینی ذریعے سے دستور کی تنسیخ کرے یا تنسیخ کرنے کی سعی یا سازش کرے، تخریب کرے یا تخریب کرنے کی سعی کرے یا سازش کرے وہ سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔ جناب سپیکر مجھ پر الزام اس لئے بھی نہیں ہے کہ میں نے نہیں بنایا، یہ 1973 میں بنایا گیا اور اس کا جز نمبر 2 یہ کہہ رہا ہے: کوئی شخص جو شق نمبر 1 میں مذکورہ خواہ میں مدد دے گا یا معاونت کرے گا اسی طرح سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔ جناب سپیکر اس آئین نے مسٹر کرامت اللہ خان کو سپیکر بنا دیا، اس آئین نے کفایت اللہ نامی شخص کو ایم پی اے بنا دیا اور اسی آئین نے بشیر بلور کو سینئیر وزیر بنا دیا۔ اب بشیر خان بلور بڑے جرات کے ساتھ یہاں پر اسمبلی میں کہتے ہیں کہ قومی زبان اردو نہیں ہے اور میں نے یہ ریکارڈ منگوایا ہے، اس ریکارڈ کا ایک ایک جز بتاتا ہے کہ بشیر خان نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ قومی زبان پشتو ہے اور کہا ہے کہ یہ رابطے کی زبان ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو آئین ہے اس کا تقدس ہر ایک آدمی کرے گا چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے، طوعاً و کرہاً۔ جناب سپیکر، ان کو ایسی دوا آپ ضرور پلائیں جس دوا سے یہ لوگ پاکستان کے آئین کے وفادار بن جائیں۔ جناب سپیکر، اسمبلی کے فلور پر بار بار یہ کہنا کہ میں انتہائی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں، میں فلور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ جو اردو کی زبان ہے یہ قومی زبان نہیں ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی توجہ چاہیئے ہوگی، آپ کی حیثیت ایک کسٹوڈین کی ہے، میں غلطی کرتا ہوں یا بشیر خان غلطی کرتا ہے، اس کے درمیان آپ کو فیصلہ کن کردار ادا کرنا پڑے گا۔ آپ آئین کے محافظ ہیں، آپ ہمارے ذاتی دوست بالکل نہ سہی یہاں آپ نے آئین کو دیکھنا ہے، اگر آپ بھی

آئین کو نہیں دیکھیں گے جناب سپیکر، توکون دیکھے گا؟ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس دن کے بعد جب ہم نے آپ سے رولنگ مانگی توجناب سپیکر، یہ رولنگ ایسی نہیں تھی کہ آپ کو نئی تشکیل کرنا پڑتی، جناب سپیکر یہ ایسی رولنگ نہیں تھی کہ اس کیلئے آپ نے ماہرین سے پوچھنا تھایاایسی رولنگ بھی نہیں تھی جس کے ذریعے آپ کو کوئی نئی باب کو تخلیق کرنا تھی۔ایک آرٹیکل کو پڑھنا تھااورآپ نے فرمانا تھاکہ آئین واضح ہے۔ بتانایہ چاہیئے تھاکہ میرے بارے میں واضح ہے کہ جو میں کہہ رہاہوں یابشیر خان کے بارے میں واضح ہے جووہ کہہ رہاہے۔ایسانہیں ہوااور ہم اس کی شکایت کرتے ہیں جی۔آپ سے شکایت کرنا یہ ہمارافرض بنتاہے۔اس لئے یہ بات میں یہاں پرایوان میں لاناچاہتاہوں کہ ہم ایک تحریک چلاتے ہیں، اپوزیشن کی تمام جماعتیں تحریک چلاتی ہیں اوراس تحریک کانام ہے 'تحریک تحفظ آئین پاکستان' ہے جی اور ہم یہاں سے اس کااعلان کرتے ہیں (تالیاں) اور کسی بھی ایسے آدمی کو میں یہ جرات کرنے کا موقع نہیں دونگا جو میرے آئین کے خلاف بات کرے گا، جو پاکستان کے خلاف بات کرے گا، پاکستان کے بنیادی سٹرکچر کے بارے میں کرے گا۔ (شور) جناب سپیکر، میں ان کو یہ بتا دیناچاہتاہوں اگرآپ غلط بات کریں گے توآپ کوغلط بات سنناپڑے گی،آپ کوغلط بات سنناپڑے گی۔

جناب سپیکر: عالمگیر خان! تہ کیبنہ۔

مفتی کفایت اللہ: یہاں آئین کی بات ہےاورآئین کی بات آپ کولازمی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی!آپ بیٹھ جائیں،دونوں بیٹھ جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: مانناپڑے گا۔

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائیں، مفتی صاحب کوبولنے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک اور گلہ بھی کرتاہوں، یہ بے صبر نہ ہوں،ان کاوقت آئے گا۔ ہم جس طرح سناتے ہیں، سنناچاہیں گے انشاءاللہ۔ میں اس طرح بہت زیادہ اس پر بھی Impress ہوگیاہوں، مجھے بہت شکایت پیداہوگئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی بیٹھ جائیں،آپ بھی بیٹھ جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: میری شکایت یہ پیداہوگئی ہے کہ جب میں نے 'مشرق' اخبار میں محترم وزیراعلیٰ صاحب کابیان پڑھاتوان سے سوال کیاگیاتھاکہ کیااردوقومی زبان ہے یارابطے کی زبان ہے؟توانہوں نے یہ جواب دیاہے کہ رابطے کی زبان ہویاقومی زبان ہو،اس کااحترام ضروری ہے۔جناب سپیکر،اس منطق کو

میں نہیں سمجھتا کہ قومی زبان کا لفظ آپ منہ سے نہیں نکال سکتے تو آپ کیا احترام دیں گے؟ ایسا قطعاً نہیں ہو سکتا کہ آئین کی چھتری کے نیچے آپ سینیئر وزیر بنیں، آئین کی چھتری کے نیچے آپ کوئی اور وزیر بنیں، آئین کی چھتری کے نیچے آپ وزیر اعلیٰ بنیں اور اسی آئین کی آپ تذلیل کریں؟ نہیں آپ کو دو راستوں میں سے ایک راستے کا انتخاب کرنا پڑے گا، آپ کو آج بتانا پڑے گا کہ یہ آئین مقدس دستاویز ہے یا نہیں ہے اور آئین کے ایک جز کو آپ کس طرح پاؤں تلے روندتے ہیں؟ آیا چشم فلک نے یہ مظالم بھی دیکھے ہیں، (مداخلت) ہاں ہاں، سننا پڑے گا۔ جناب سپیکر، یہ آپ کی رولنگ ہے، یہ آپ کا احترام ہے۔ جناب سپیکر، میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان میں آپ کی ذمہ داری ہے، ہماری بھی ذمہ داری ہے، جناب سپیکر، ان کے Interruption سے بھی مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں کوئی آپ سے، میں فلور کی بات کر رہا ہوں، ان کو سننا پڑے گا، آئین میں سناؤں گا۔ میں اس کا تعاقب کرونگا اگر یہ چاند پر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں مفتی صاحب!۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اگر یہ چاند پر بھی جائیں گے، میں چاند پر ان کا تعاقب کرونگا۔ اس وقت تک میں تعاقب جاری رکھونگا جب تک میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> آئین پاکستان کا سیر پ ان کے ایک ایک۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی، مفتی صاحب آپ نے۔۔۔(شور)۔۔۔ آپ نے، آپ نے۔۔۔(شور)۔۔۔ آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔(شور)۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب! آپ نے مجھ سے رولنگ مانگی ہے میں دے رہا ہوں نا۔ آپ مجھ سے رولنگ مانگ رہے ہیں میں دے رہا ہوں نا۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ آج ہمیں پاکستانی بننا ہوگا اور اس کا اعلان۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ اس سلسلے میں، آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔ آپ سارے بیٹھ جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں۔ میری بات (شور) آپ بیٹھ جائیں۔ سارے بیٹھ جائیں۔ رولنگ مجھ سے مانگی گئی ہے، آپ لوگوں سے نہیں مانگی گئی، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: اول مفتی صاحب نه غلے کیدو نو بیا د ھغوی ھم نمبر د ے اوس۔ آپ بیٹھ جائیں، مجھ سے رولنگ مانگی گئی ہے آپ بیٹھ جائیں۔ (شور) جی مولوی عبیداللہ صاحب۔ مولانا عبیداللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

مولانا عبیداللہ: الحمد للہ والصلوۃ علی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ مفتی صاحب جو فرمارہے ہیں اچھا فرمارہے ہیں لیکن اس میں نیت کی دخل اندازی ہے۔ دیکھیں نا، یہ سوال میرا تھا میں اسکی ذرا وضاحت کرلیتا ہوں۔ میں نے پوچھا تھا حکومت سے کہ چونکہ سمریاں حکومت کو چلانے کیلئے اردو میں اگر ہوں تو کونسی بڑی بات ہے۔ عربی کا ایک مثل ہے، مفتی صاحب جانتے ہیں اس میں الزام بمالم یلزم ہے، ایسا الزام لگارہے ہیں جو اس نے کوئی خطا کی ہی نہیں ہے۔ میرا جو سوال تھا کہ کیوں نہ اردو کو رابطہ زبان کے سلسلے میں، ہر ایک کو سمجھ میں آتی ہے تو سمریاں اس میں کیوں نہیں چلائی جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہے کہ رابطے کی زبان ہے لیکن ہمارے یہاں پر زیادہ بول نہیں سکتے ہیں، اردو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ سندھی والے سندھ میں اور بلوچستان میں اس طرح، یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ اگر مفتی صاحب زیادہ دلدادہ ہیں، اسلام کو نافذ کرنے کیلئے تو ہمارے آئین میں ایسی باتیں بھی ہیں کہ آئین میں وہ، وہ شق نہیں ہوگی جو کہ قرآن اور سنت کے ساتھ مخالف ہو۔ کیوں ہمارے اس ملک میں آئین نے اجازت دی ہے کہ سود کا نظام پورے علاقے میں جائز ہو؟ کیوں مفتی صاحب تنخواہ اور پیسے بینک سے لیتے نہیں ہیں؟ کیوں بینک میں سرکاری نظام میں سود جائز ہے؟ مفتی صاحب سود کو جائز قرار دیکر پیسے وصول کررہے ہیں۔ مفتی صاحب جو ہیں وہ بینک کو سود قرار دیکر ابھی تک اپنی تنخواہ لے لیتے ہیں۔ دیکھیں، دل اور زبان ایک ہونی چاہیئے۔ اگر آپ ڈرتے ہیں خدا سے تو کیوں ایک اردو زبان کی مخالفت میں آپ چلے جاتے ہیں؟ آپ جائیں نا آئین پاکستان کو تحفظ دینے کیلئے آپ چاہیں استعفیٰ دیدیں، آپ آگے ہونگے ہم پیچھے ہونگے، ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے پوری پاکستانی قوم، سب سے پہلے میں اور اس کے بعد پوری قوم اس کیلئے، کیونکہ قرآن میں اس طرح ہے کہ خدا اور رسول کے ساتھ

جنگ کرنا ہے۔ آپ جنگ کرنے والی خدااور رسول کی وہ بات نہیں مانتے ؟کسی پر الزام لگانے کیلئے یہ کہتے ہیں کہ اردو زبان، اردو زبان۔ یہ بشیر خان نے یہ کہا ہے کہ اردو رابطے کی زبان ہے، میں بھی کہتا ہوں کہ رابطے کی زبان ہے، جب رابطے کی زبان ہے تو قومی زبان ہو گئی نا، کیوں آپ ویسے بات کا بتنگڑ بناتے ہیں؟ یہ بدنیتی نہیں ہونی چاہیئے، جو دل میں ہو وہ بات منہ پر ہونی چاہیے۔ اگر آپ اتنے اسلام کے دلدادہ ہیں، آپ آگے ہو جائیں سودی نظام کو ایک تحریک کے ذریعے ختم کرنے کیلئے پورے پاکستان میں پھریں گے، جب تک سودی نظام ختم نہیں ہو گا جو کہ آئین پاکستان یہ کہتا ہے کہ قرآن اور سنت کے مخالف کوئی بھی کام ہمارے سامنے نہیں ہو گا۔ جب قرآن اور سنت کی مخالفت میں سود چلتا ہے، آپ آگے آ جائیں ہم پیچھے ہونگے، ایسی کوئی بات کریں نا بھئی۔ اردو اور پشتو اور سندھی اور بلوچی یہ ہماری قومی زبان ہیں۔ سر ہم بولتے رہیں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین۔ تاسو دے پسے، هغه پسے۔ میاں افتخار حسین۔

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> بالکل، مونږه جی (شور) فلور ماته ملاؤ شوے دے جی۔ فلور ماته ملاؤ دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه اکرم خان صاحب! اودریږه فلور مے هغه ته ورکړے دے، ده پسے به تاسو پاځئ۔ په هغوی پسے به تاسو پاځئ جی۔ جی میاں صاحب، څه چل داوکړو؟

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> اکرم خان صاحب! تاسو به هغوی پسے بیا پاځئ، هغه پسے به پاځئ (مداخلت) نه هغوی ته مے فلور ورکړے دے، هغوی ته مے فلور ورکړے دے تاسو به ورپسے پاځئ جی۔

وزیر اطلاعات: څه چل شوے دے، په ښځو څه چل اوشو؟ (شور) یو منټ سپیکر صاحب! ما لږ واورئ (شور) ته کیښنه، ته کیښنه۔ په تا باندے هم هر وخت تکلیف وی، کیښنه۔ پارټئ مارټئ ته نه ګورے او راروانه ئے۔

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وثقافت): اس نے کہا کہ بیٹھو* +عورت، پھر وہ شروع ہوئی، تم * +ہو، تم پچھلی اسمبلی میں ناظم تھے، تم* + +سے اسمبلی میں، تم* +ہو، تم* +ہو۔اس طرح۔۔۔

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی Language میں جو جو الفاظ استعمال ہوئے، میں ان کو Expunge کرنے کا آرڈر دیتا ہوں، وہ Expunge کر دیں۔ جی میاں افتخار حسین صاحب! آپ، وہ Expunge ہوئے، اکرم خان درانی صاحب سے درخواست ہے کہ ان کے بعد آپ بولیں جی۔

وزیر اطلاعات: ډیره مهربانی جی۔ زه د ټولو نه اول د خپلو خوئندو، د هغوی په احترام کښے څومره چه په دے اسمبلئ کښے یو سړے ممبر معزز دے، دومره ښځه هم چه کوم دے، هغه زمونږ نه زیاته معززه ده او مونږ به ئے د زړه د کومی نه احترام کوؤ۔ که داسے څه الفاظ وی، تاسو حکم هم اوکړو او مونږ د زړه په ایمانداریٔ سره د ښځو احترام کوؤ چه په کومه معاشره کښے د ښځو احترام نه وی هغه معاشره مخکښے نه شی چلیدے او ربښتیا خبره دا ده، یو سیکنډ پکار دا دے چه هر سړے خپل احترام پخپله هم پیدا کړی۔ پیغمبران د مور د ګیډے نه پیدا شوی دی ځکه د سړی نه ښځه ډیره افضله ده نو مونږ د هغوی احترام کوؤاو که په دے لړ کښے څه خبره هم شوے وی د هغے بخښنه هم غواړو۔ د حکومت په حواله زه دا خبره کوم، زما ګرانو ملګرو! دا خبره ډیره Sensitive ده او زما د دے نه مخکښے دا خبره شوے ده چه په آئین کښے، یقیناً چه د آئین احترام مونږ نه کوؤ نو څوک به کوی؟ مونږ ټول دآئین پیداوار یو، په دغه آئین باندے زمونږ مشر ولی خان صاحب دستخط کړے دے، مونږ د هغے د یو یو لفظ پاسداری به کوؤ۔ حق لرو د هرے خبرے، د رائے د اظهار حق هم لرو خو چه آئین کومه لار مونږ ته راښکلے ده او مونږ یو ځل په دے آئین باندے حلف اغستے دے، مونږ د دے حلف د وفاداریٔ قسم خوړلے دے چه کومے کومے دآئین لارے راښکلے

*بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

شوے دی اردو په هغے کښے قومی ژبه ده، هغه د ټول پاکستان ده، آئین وائی، مونږ هم وایو چه هغه قومی ژبه ده ځکه چه د آئین نه (تالیاں) دآئین نه بالا خبره مونږ نه شو کولے خو دا یوه خبره زه په ریکارډ راوستل غواړم، ډیر په افسوس سره زه دا خبره کوم چه خلق د دے خبرے نه صرف د سیاسی سکورننګ په بنیاد چه دا خبره کوی، سړی ته ډیر افسوس ورځی۔ ډیرے نکتے شته چه مونږ په سیاسی توګه ئے استعمال کړو، د احترام په بنیاد ئے نه استعمالوؤ۔ یو ځل ستاسو رولنګ راغلے وو، دا مسئله ختمه شوے وه، بار بار رااوچتول، هغه ژوندئ کول او هغه داسے حد ته رسول مناسب خبره نه ده۔ که د مور د ژبے د احترام خبره وی، زه دا خبره په دے بنیاد ځکه کول غواړم چه د هر چا مورنئ ژبه شته، داسے څوک به نه وی چه د هغه به مور نه وی او چه د چا مور شته نو د هغوی مورنئ ژبه شته، داسے زمونږ هم مورنئ ژبه شته، (تالیاں) څوک هم نه شی وئیلے چه ګنی د دوئ مورنئ ژبه نشته۔ زمونږ مورنئ ژبه پښتو ده، د چا هندکو ده او د چا چه هر څه ژبه ده، د اندراګاندهی د مور ژبه هم اردو وه۔ مونږ د ټولو د مورنئ ژبے احترام کوؤ۔ مونږ په دے باندے پرواه نه لرو او دا خبره ضرور کوؤ چه کومو قومونو ترقی کړے ده هغوی په مورنئ ژبه کښے ترقی کړے ده (تالیاں) هیڅ یو قوم په دنیا کښے نشته چه هغوی مورنئ ژبے ته سپک کتلی وی او هغوی ترقی کړے ده۔ یو قوم هم نشته او زه دا ثابتوم د اسلام په بنیاد، د اسلام په بنیاد ځکه ثابتوم کله چه قومونو کښے جهالت راغلے دے او قومونه وروستو پاتے شوے دی، خدائے پاک په هغوی کښے پیغمبر رالیږلے دے۔ هغه پیغمبر رالیږلے دے چه کوم قوم جاهل وو، د هغه ژبے پیغمبر ئے رالیږلے دے او چه د کومے ژبے پیغمبر وو د هغے ژبے کتاب پرے نازل شوے دے۔ که چرته د آسمان ژبه یوه وه نو پکار دا ده چه څلور واړه کتابه په یو ژبه کښے وے خو د آسمان نه څلور کتابه نازل شوی دی۔ یو په عبرانئ کښے دے، یو نصرانئ کښے دے، یو عمرانئ کښے دے او بل زمونږه اخری کتاب چه په پاک نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم باندے نازل شوے دے هغه په عربئ کښے دے، ځکه چه عربیان جاهلان وو، عربیانو ژوندئ لوریانے ښخولے نو خدائے پاک ضرورت محسوس کړو چه دا جهالت به هله لرے کیږی

چه پیغمبر عربی وی او دا کتاب چه قرآن دے دا هم په عربئ ژبه کښے وی نو چه خدائے پاک دا ضرورت محسوسوی چه کوم قوم جاهل وی په هغه ژبه کښے به ورسره خبره کوے نو دا نور خلق پکښے بیا څوک دی؟ د خدائے نه پس چه کوم دے بیا بل قوت مونږ نه منو۔ خدائی فیصله دا ده چه کوم قوم جاهل دے د هغوی په ژبه کښے به هغوی سره خبره کوی، پښتون قوم سره به په پښتو ژبه کښے مونږ خبره کوؤ هله به دا قوم (تالیاں) د دے تیرونه مخکښے ځی۔ یقیناً زه طمع او توقع لرم چه د خیر سګالئ په بنیاد زما بشیر خان هم ډیر مشر دے زه ئے احترام لرم که زما په دے الفاظو کښے داسے څه خبره وی نو زه یو ځل بیا وایم چه دآئین احترام په مونږ ټولو لازم دے، د آئین احترام به کوؤ۔ اظهار رائے زما د آئین د لاندے حق دے۔ چه کومه خبره اوکړم په بد نیتئ د نه اخلی او چه په بدنیتئ څوک، مونږ په بدنیتی نه وایو مونږ د پاکستان او د دے ځائے خدمت ته ملا تړلے ده۔ مونږه چه کوم دے دلته دهشتګردئ ته ملا تړلے ده، مونږ خپل سرونه چه کوم دے په تلی کښے ایښودی دی او د خپل ملک د بقاء دپاره جنګ کوؤ۔ چه څوک ایمان تیروی را د شی او مونږ سره د په میدان باندے اودریږی (تالیاں) را دشی او د دے دهشتګردو خلاف د ایمان تیرکړی، لهذا زه په ډیر مینه او په ورور ولئ وایم چه دا بحث ختمول غواړی، په دے باندے ستاسو Already یو رولنګ راغلے وو، دے باندے مزید خبره کول نه غواړی۔ مونږ ټول دا اسمبلی د آئین پاسداری به کوؤ او مونږ د آئین پابند یو او په هغے باندے به بالکل عمل کوؤ او په دے خبره ګرانو ملګرو! اجازت غواړم۔ دپروین شاکر یو شعر دے چه اوس خو بچے بچے پوهه دے، اوس خو بچے بچے په دے پوهه دے چه څوک څوک دی، تاریخ د چا نه پټ نه دے، عمل د چا پټ نه دے، کردار دچا پټ نه دے، هر سړی خپل خپل وخت تیر کړے دے او خپل خپل عمل د هر سړی ښکاره دے۔ دعمل په بنیاد به میدان ته ځو چه د چا کوم عمل وی ،قوم به د هغوی په حق کښے فیصله کوی۔ د پروین شاکر په دے شعر به اجازت غواړم چه وائی:

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہو گئے
موسم کے ہاتھوں بھیگ کے سفاک ہو گئے

بادل کو کیا خبر بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہو گئے
جگنو کو دن کے وقت پر کھنے کی ضد کریں
بچے ہماری عہد کے چالاک ہو گئے
(تالیاں)

بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب، اسی طرح بڑے Experience سے گزرے ہیں، خود بھی انتظامی سربراہ رہ چکے ہیں، میٹھی میٹھی انداز میں یہ بات Wind-up کریں جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه۔ هر څه نه اول خو جي د نگهت بي بي په باره کښې چه کوم زمونږ یو ډیر معزز رکن کوم الفاظ استعمال کړي دي جي هغه زمونږ د معاشرے حصه نه ده،

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا ولے لاړو اوس خو د کښيني۔

قائد حزب اختلاف: تاسو ما خبرے ته پریږدیئ، او هغه زمونږ د کلچر حصه نه ده او ښځه چه څنگه میاں صاحب اووئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! احترام تھوڑا، آپ کے لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں، بی بی، ان کا احترام کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

قائد حزب اختلاف: ښځه خو زمونږ مور هم ده، په یو لحاظ باندے هر انسان ترے نه پیدا دے مقدس ده، لور هم ده او ډیر زیات مقام هم ورته حاصل دے، دیکښې شک نشته نو زما صرف ستاسو په دغه باندے تسلی نه ده چه دا تاسو اووئیل چه هغه به مونږه Expunge کړو، دا معزز ممبر د دلته پاشي او خپل الفاظ د واپس واخلی نمبر ایک، او هغه د په دے باندے راشي چه دا کوم الفاظ دی، ستاسو سره به مائیک کښے وی یا نه وی، زه نه یم پوهه چه مائیک د ده چالو وو که نه وو، پکار دا دی چه دومره عجیبه الفاظ ئے استعمال کړل چه ماته په خله نه راځی، زه ئے تاسو ته نشم وئیلے، خو ښه ده چه دلته تاسو ته دا خبره اورسیده او هغه الفاظ تاسو ته هغوی په خپله ژبه او دے نورو زمونږ زنانه چه دی، هغوی

تاسو ته اورسول۔ دویمه خبره دا ده چه مونږ احترام کوؤ، زمونږ ډیر خوږ منسټر صاحب ،ډیرے درنے او ښکلے خبرے اوکړے میاں افتخار صاحب، خو چونکه دا خبره بشیر بلور صاحب کړے ده او بشیر بلور صاحب د پخپله د دے وضاحت اوکړی چه آیا دا الفاظ چه پرون ما استعمال کړی وو، چونکه دا داسے یو خبره نه ده چه هغه د جائنټ گورنمنټ په هغه ذمه دارئ کښے راځی، مونږ د دے بالکل احترام کوؤ۔ چه څنگه میاں صاحب اووئیل دآئین په ذریعه، ډیره ښه خبره ده مونږ ټول د دے پابند یو خو دا څنگه چه دوئ خبره اوکړه چونکه د چا نه چه دا خبره شوے ده، مونږ به دا گزارش کوؤ چه بشیر بلورصاحب د په هغه انداز باندےد دے خبرے خپل وضاحت اوکړی نوبیا به دا مسئله، چونکه په ټول ملک کښے اوچته شوے ده صرف زمونږ په اسمبلئ کښے نه ده نو هغه مسئله به ورسره ختمه شی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ثاقب خان چمکنی صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیر ه مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ مشرانو خبره اوکړه، اپوزیشن لیډر صاحب خبره اوکړه جی، زه به جی د دے ټول هاؤس ته یو ریکویسټ کومه جی ۔لفظ 'اردو' تاسو ټولو ته پته ده د ترکئ، د Turkish ژبئ دے ، مطلب ئے لښکر دے جی او د دے تاریخ دا دے چه دا د رابطے ژبه وه، د رابطے ژبه ده۔ زمونږ بشیر بلور صاحب وئیلے دی چه دا د رابطے ژبه ده او دا زه په ریکارډ وایم چه د رابطے ژبه ده، بالکل د رابطے ژبه وه، دا ئے تاریخ وو، هغه ژبه اوس هم د رابطے ژبه ده او هغه دے ځائے ته راغله۔ اوس زمونږ قومی ژبه هم ده، دا مونږه بالکل منو، رابطے ژبه خپل ځائے کښے دا د ترکئ لفظ دے ، لښکر ئے نوم دے دا ټولو مشرانو ته پته ده، د دے مطلب لښکر دے جی او دا رابطے د پاره جوړه شوے وه ځکه چه په هغه وخت کښے مختلف ځایونو نه سپاهیان وو او هغوی د پاره دا د رابطے ژبه وه جی، دیکښے هیڅ شک نشته چه اردو د رابطے ژبه ده وه او د دے دا تاریخ دے۔ زمونږ دے ځائے کښے که هغه زمونږ وسطی ایشیا ده که جنوبی ایشیا ده او که شمالی ایشیا ده، دا چه څومره دی د دوئ خپل مورنئ ژبے شته دے جی، هغے کښے زمونږ پښتو هم ده، هندکو

هم ده، سرائیکی هم ده جی، ماته چه څومره یادیږی بشیر بلور صاحب دا نه دی وئیلے چه مونږ قومی ژبه نه منو، هغوی دا وئیلی دی، په ریکارډ دا وایم چه د رابطے ژبه ده رابطے ژبه ده، باقی پاتے شوه چه کوم مولانا صاحب خبره کړے وه هغے پوائنټ باندے دا وه چه بهئ مونږ ته دا سمریز چه دی دا په اردو کښے ولے نه لیکئ؟ هغے کښے هم زه دا ریکویسټ کومه جی چه د آئین چه کومه خبره کوؤ جی، دا هم په انګلش کښے سائن شوے وو، وړومبے په انګلش کښے سائن شوے دے بیا ټرانسلیشن ئے کیږی۔ زه دے هاؤس ته ریکویسټ کومه جی چه په دغه کښے که پوائنټ سکورنګ د پاره او د دے August time او د دے خلقو ،د دے صوبے د وخت اود دے پیسه ضائع کوؤ خو ډیره ښه ده، راځئ چه نورالزامات اولګوؤ سر، ایجنډا پاتے ده، زه به ریکویسټ دا کومه ټولو ته جی، چه دا خبره د دے ځائے کښے بس ختمه شی، هیڅ شک نشته اردو مخکښے هم د رابطے ژبه وه اوس هم د رابطے ژبه ده خو آفیشل ژبه او قومی ژبه کښے فرق دے سوال بنیادی دا وو چه آفیشل ژبه که د کمیونیکشن ژبه ده؟ کمیونیکشن ژبه هغه ستاسو انګریزی هم کیدے شی، هغه ستاسو اردو هم کیدے شی، هغه پښتو کیدے شی، په سندھ کښے سندهی ده، په پنجاب کښے پنجابی ده، هندکو هم کیدے شی۔ زما ریکویسټ دا دے جی، قومی ژبے نه د چا انکار نه دے اردو ده، آئین نه د چا انکار نه دے، مونږ ځکه وایو، ریکویسټ دا دے چه خدائے د پاره نور ټائم د دے قوم نه دی ضائع کول پکار، ډیر ځایونه دی، دیکښے هیڅ نشته دے، بالکل خبره ټهیک وه، مونږ اوس هم وایو دا د رابطے دغه ده، قومی ژبے نه بالکل که چا وئیلی وی چه مونږ قومی ژبه نه منو خو بیا ډیره ښه ده، ریکویسټ دا دے چه بس دا شے د ختم شی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u>جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ بات بہت آگے بڑھ گئی ہے اور انہوں نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا، Basically پوائنٹ آف آرڈر سپیکر کی رولنگ کیلئے ہوتا ہے کہ سپیکر اس پر اپنا فیصلہ دے لیکن سپیکر کی رولنگ بھی چند چیزوں کے ساتھ وابسطہ ہوتی ہے، وہ اس طرح نہیں ہوتا کیونکہ

سپیکر بھی ایک حد تک ایک معاملے پر رولنگ دے سکتا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 225 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کونسا؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Rule 225: "**Points of order and decision thereon:** A Point of order shall relate to the interpretation or enforcement" جو Interpretation or enforcement ان رولز کی ہوتی ہے، اس میں اگر کوئی غلطی ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر اس کو اٹھایا جا سکتا ہے ایک۔ Or such Articles, it does not say the whole Constitution, it says or such Articles of the Constitution, as regulate the business of the Assembly یعنی کانسٹی ٹیوشن کے وہ آرٹیکلز جو اسمبلی کے بزنس کو Regulate کرتے ہیں، وہ پوائنٹ آف آرڈر کے زمرے میں آتے ہیں۔ اگر کانسٹی ٹیوشن میں 300 آرٹیکلز ہیں تو ان سب 300 آرٹیکلز کی اگر Violation ہوتی ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر میں نہیں آتا، صرف وہی پوائنٹ آف آرڈر میں آتے ہیں، وہ آرٹیکلز آئیں گے جن کیلئے Such Articles of the Constitution کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ Such Articles which regulate the business of the Assembly یعنی آپ کی اسمبلی کے بزنس کے ساتھ تعلق ہے تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر Raise کیا جا سکتا ہے لیکن جناب سپیکر، پھر بھی آپ پہ ایک اور پابندی ہے، And shall confine to a question which is within the cognizance of the Speaker، یہ 225 کا آخری لائن میں پڑھ رہا ہوں سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: 225 میں کونسا نمبر ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، 225 میں (1) ہے نا۔

Mr. Speaker: (1).

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes. "A point of order shall relate to the interpretation or enforcement of these rules or such Articles of the Constitution as regulate the business of the Assembly and shall confine to a question which is within the cognizance of the Speaker."

یعنی اگر آپ کے Cognizance میں ہے تو آپ اس پر رولنگ دے سکتے ہیں، اگر آپ کے Cognizance میں نہیں ہے تو آپ اس پر رولنگ نہیں دے سکتے۔ اب جناب سپیکر، جب کانسٹی ٹیوشن کے ایک آرٹیکل کی بات آ رہی ہے جو کہ آپ کے اسمبلی کے بزنس کو Regulate نہیں کر رہا ہے، یہ

رولز کی Violation نہیں ہے، رولز میں پھر Such or such rules نہیں ہے، رولز تمام ہے، کانسٹی ٹیوشن ہے، اس میں Such articles ہیں تو جناب سپیکر، 251 is very much clear۔ اب جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر اسی وقت Raise کیا جاتا ہے کہ جب اسمبلی کی پروسیڈنگز سٹارٹ ہو اور ایک معاملہ آجاتا ہے اور اسی معاملے میں اگر رولز کی Violation ہوتی ہے، اگر کانسٹی ٹیوشن کی Such articles کی Violation ہوتی ہے جو اسمبلی کے بزنس کو Regulate کرتے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر Raise کیا جاتا ہے جس پر رولنگ دیتے ہیں لیکن یہ جناب سپیکر، گزرے ہوئی بات پر آپ کیسے رولنگ دے سکتے ہیں کہ ایک معاملہ جو گزر چکا ہے، جو اسمبلی کی پروسیڈنگز کا حصہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آرٹیکل 251 آپ کی اسمبلی کے بزنس کو Regulate نہیں کرتا، وہ تو صرف یہ کہتا ہے کہ اردو زبان National language ہوگی تو اسلئے جناب سپیکر، میں دونوں طرف سے درخواست کرتا ہوں اور جب حکومت نے کہہ دیا ہے کہ ہم اس 251 کو وہ کرتے ہیں، Concede کر دیا ہے تو میرے خیال میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، اگر آپ اس کو Overrule کریں تو مہربانی ہوگی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اگر آپ کو یاد ہو، آپ اس دن اگر موجود نہیں تھے تو میں نے First day پر یہ کہا تھا کہ Constitution is very much clear on it تو اس کے بعد میں کیا کر سکتا تھا؟ This point of order is overruled، میں نے اس وقت بڑا کلیئر آپ کو بتا دیا تھا جی، ابھی ابھی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے جی، پھر میں اس پر پریویلج موشن لے آؤنگا۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! اب بھی آپ کی ایک ایڈجرنمنٹ موشن میرے ہاتھ میں ہے، یہ تو آپ کا اپنا ہاؤس ہے جو کچھ آپ کی مرضی ہے، وہ آپ لے آئیں۔

تحریک التواء نمبر 141 پر بحث

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Khan, to please start discussion on your adjournment motion No. 141, already admitted for detail discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules 1988. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں اسی لئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں مظلوموں کی بات کرتا ہوں، ایسے لوگوں کی بات کرتا ہوں جن کو اپنا گناہ معلوم ہی نہیں ہے اور یہاں ان کے آنسوں پونچھنے کیلئے بھی کوئی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک ایسے صوبے میں اور صوبائی

اسمبلی میں کھڑا ہوں جو وفاقی طرز حکومت رکھتی ہے اور یونٹ ہے جی، ہمارے اور بھی صوبے ہیں، اگر نام شمالی مغربی سرحدی صوبہ آئے تو ایک صوبہ سندھ ہے، ایک صوبہ بلوچستان ہے اور ایک صوبہ پنجاب ہے، ہم ان چاروں کو بھائی سمجھتے ہیں لیکن بھائی سمجھنے کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آدمی اگر شرافت کو کمزوری سمجھتا ہے اور ہم اس کو بھائی سمجھیں اور وہ ہمیں بھائی کا درجہ نہ دیں تو ہمارا باہمی ماحول ایسا نہیں رہے گا۔ یہ عمرانی تقسیم ہوتی ہے کہ کونسا گاؤں چھوٹا ہے، کونسا شہر ہے، کونسا ٹاؤن ہے اور کونسی بڑی بستی ہے اور یہ بھی تکوینی امور میں ہے کہ کہاں روزگار کے مواقع زیادہ ملتے ہیں اور کہاں روزگار کے مواقع زیادہ نہیں ملتے؟ صوبہ سرحد کے انتہائی غیرتمند پختون جو مر تو سکتے ہیں لیکن کسی کے سامنے بھیک یا دست دراز نہیں کرتے، وہ اپنے معاش کی تلاش کے اندر کراچی جاتے ہیں اور وہاں کراچی جا کر ان کی اور کوئی ترجیح نہیں ہوتی جناب سپیکر، ان کی یہی ترجیح ہوتی ہے کہ وہ انتہائی سکون کے ساتھ اپنے بچوں کے پیٹ پالنے کا انتظام کریں اور باعزت روزگار تلاش کریں لیکن جناب سپیکر، میرے ان پختون بھائیوں کو کراچی میں ٹارگٹ کر کے مارا گیا ہے اور ایسی پوزیشن میں مارا گیا ہے کہ اگر وہ قہوہ دے رہا ہے تو ایک ہی آدمی کو مارا گیا، دوسرے آدمی کو ساتھ نہیں مارا گیا اور اگر بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں کوئی سندھی ہے، کوئی پنجابی ہے، کوئی بلوچی ہے تو ایسے میں صرف پٹھان کو اور پختون کو وہاں نشانہ بنایا گیا ہے اور باقی لوگوں کو نہیں مارا گیا۔ ایسے ماحول کے اندر ہمارے اضلاع میں لاشیں آئی ہیں اور ان لاشوں سے بہت زیادہ اشتعال پیدا ہوا ہے اور پھر بہت سارے لوگ تو لاشیں بھی نہیں لا سکے، ان لوگوں نے وہی ان کو دفنا دیا جی۔ جناب سپیکر، ماحول ایسا ہے کہ اس کے اندر لازمی بات کرنا پڑتی ہے کہ یہ ذمہ داری کس کی ہے؟ میں ایک شرعی نقطے کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جس مقتول کا قاتل نہ پکڑا جائے تو وہاں کی حکومت اس کا قاتل ہوتی ہے جی۔ میں حکومت سندھ سے یہ شکایت کرتا ہوں کہ آخر میرا گناہ کیا ہے؟ میرا گناہ اگر مجھے معلوم ہو جائے تو میں اپنے گناہ سے توبہ کر لونگا لیکن میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ وہ کراچی جو آج قمقموں کا شہر ہے، وہ کراچی جو آج پارکوں کا شہر ہے، وہ کراچی جہاں پر انڈر پاسز بنے ہوئے ہیں، جہاں پر کوئی بھی بریک نہیں لگاتا، جہاں پر کوئی سگنل نہیں ہے، اس کراچی کی تعمیر کے اندر میرا خون شامل ہے، میرا پسینہ شامل ہے۔ اگر آج پختونون کو کراچی کی تاریخ سے الگ کر دیا جائے تو میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ کراچی کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی اور پھر جناب سپیکر، انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ جو لوگ وہاں حکومت کر رہے ہیں، ان میں تین جماعتیں ہیں، ایک پاکستان پیپلز پارٹی ہے، ایک ایم کیو ایم ہے، متحدہ قومی موومنٹ جو پہلے متحدہ مہاجر قومی موومنٹ کے نام سے تھی اور

ایک ہمارے صوبہ سرحد کے حکمران ہیں۔ اب پختون اگر مارا جائے تو اس کا لازمی اور طبعی نقصان اور تشویش سب سے پہلے پختون کو ہونا چاہیئے۔ ٹھیک ہے، اگر میں پیپلز پارٹی سندھ سے شکایت کرتا ہوں، وہ اگر اس کی ہمہ شافی نہیں کرتے، شنوائی نہیں کرتے یا یہ کہ وہاں مہاجر قومی موومنٹ والے نہیں کرتے لیکن بحیثیت حکمران اتحاد میں شامل ایک جماعت کے اے این پی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہاں پختون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں۔ میں جمیعت علمائے اسلام کراچی ڈویژن کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں معلومات بھی فراہم کیں اور ہمیں کہا کہ آپ اسمبلی میں اس کو Raise بھی کریں اور وہاں آل پارٹیز کانفرنس بھی منعقد کی اور ایک Message دیا کہ آپ کو ہمارا احترام کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر، یہ بات میں اسلیئے بھی کر رہا ہوں کہ اگر ایک اکائی ہمارا احترام نہیں کرتی تو پھر ایک وقت تو ایسا آئے گا کہ اشتعال پیدا ہوگا اور ہم احترام نہیں کر سکیں گے تو پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے؟ اس پختون کو جو سب سے پہلے مسلمان ہے، اس پختون کو جو من حیث القوم مسلمان اور پاکستانی ہے، جو اسلام کا بھی بہت بڑا غیر تمند سپاہی ہے، اپنی روایات کا بھی بڑا غیر تمند سپاہی ہے اور جس کا نام پختون نام ہی غیرت کا ہے، پختون کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ غیرت پر Compromise نہیں کر سکتا، پختون کیلئے غیرت ایسی چیز ہے کہ تمام چیزوں کو غیرت کیلئے چھوڑا جا سکتا ہے لیکن غیرت کو کسی چیز کیلئے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ میں فلور پہ کہنا چاہتا ہوں کہ پختون اور غیرت یہ لازم اور ملزوم ہیں۔ آخر آج اگر یہ بات ہے کہ میرا خون وہاں بہہ رہا ہے تو اس کا کون پوچھے گا؟ جناب سپیکر، اس بہنے والے خون کو بند کر دیا جائے۔ میرا تو وزیر اعظم پاکستان سے یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ ایک جرگہ تشکیل کر کے آپ ان سے ملیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شازیہ بی بی! بہت اہم موضوع پر بات ہو رہی ہے، Kindly اس طرف توجہ دے دیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر، میری یہ بھی رائے ہے کہ یہاں پر ایک نمائندہ اجتماع اور جرگہ بن جائے اور وہ جا کر وزیر اعظم پاکستان سے مل لے اور میں یہ بھی چاہونگا کہ اس جرگہ کے اندر مولانا فضل الرحمان صاحب بھی شامل ہوں، اس جرگہ کے اندر اسفند یار صاحب بھی شامل ہوں، اس جرگہ میں آفتاب احمد خان شیر پاؤ بھی شامل ہوں، میں مسلم لیگ (ق) کے لوگوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں انجینئر امیر مقام بھی شامل ہوں، اس میں ہمارے سردار مہتاب عباسی بھی شامل ہوں، ہمارے اس پارلیمنٹ کے نمائندے بھی موجود ہوں اور جا کر ہم وزیر اعظم سے ملاقات کر لیں۔ جرگہ میں ہم یہ کہہ لیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی یہاں حکومت ہے اور وہاں بھی حکومت ہے، میں عبدالاکبر خان کو بھی شامل کرنا

چاہتا ہوں، میں ظاہر شاہ خان کو بھی شامل کرنا چاہتا ہوں، میں وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! تا تہ وائی۔

جناب عبدالاکبر خان: جی؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب تا تہ څہ خبرہ کوی جی۔

مفتی کفایت اللہ: اور میں جن سے ناراض ہوں، میں ان کو بھی شامل کرنا چاہتا ہوں، میں رحیم داد خان کو بھی شامل کرنا چاہتا ہوں، میں بڑا دقیق اور باوقار جرگہ بنانا چاہتا ہوں اور یہ جرگہ آپ کی قیادت کے اندر، جناب سپیکر! اگر آپ بھی اس کے اندر شامل ہوں اور کوئی ایسی حفظ مراتب کی بات نہ ہو، آپ بھی اس میں شامل ہو جائیں اور جاکر وزیر اعظم پاکستان اور صدر پاکستان سے پوچھ لیں کہ وہ پختون جس کا خون وہاں قہوہ خانے کے اندر پڑا ہوا ہے، وہاں روڈ پر پڑا ہوا ہے، اس کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہے، اس کا کیا گناہ ہے؟ اور اگر ہمارے جرگہ نے ایسا کر لیا کہ آئندہ یہ سلسلہ بند ہو گیا تو میں سمجھونگا جناب سپیکر کہ یہ بہت بڑی قربانی ہو گی۔ میں کراچی میں جاکر کیا کرتا ہوں؟ جناب سپیکر، میں جاکر لوگوں کو قہوہ پلاتا ہوں، میں چائے پلاتا ہوں اور میں اسلئے قہوہ چائے پلاتا ہوں کہ لوگوں کے سکون میں اضافہ ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں اور میں جناب سپیکر، جاکر وہاں فٹ پاتھ پر بیٹھ کر پالش کرتا ہوں تاکہ کراچی والے حسین نظر آجائیں، ان کے کپڑوں کو استری کرتا ہوں، میں تو وہاں پر انوسٹمنٹ کرتا ہوں، میں وہاں کاروبار کرتا ہوں، میں وہاں تجارت کرتا ہوں تو پھر مجھے اس طرح سے کیوں دیکھا جا رہا ہے؟ یہ بہت زیادہ خطرناک بات ہے۔ اگر آج کے بعد بھی میرے علاقے کے اندر لاش آتی ہے، میں اپنے علاقے کے لوگوں کو جواب نہیں دے سکونگا۔ یہ ہماری خوش قسمتی سمجھیئے کہ اے این پی یہاں بھی حکمران ہے اور اے این پی وہاں بھی کولیشن گورنمنٹ میں ہے اور وفاق کے اندر تو ہم بھی موجود ہیں، اے این پی والے بھی موجود ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کوئی ایسی بات جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے یا حکومت کی طرف سے آئی ہے اور یہاں بہت زیادہ اختلاف ہے، میں نہیں سمجھتا کہ ایسی کوئی بات ہو گی۔ جناب سپیکر، آپ نے بہت زیادہ موقع دیا، میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی رولنگ اس جرگہ کے بارے میں آنی چاہیئے تاکہ ہماری یہ جو تحریک التواء ہے، اس کا کوئی خاص مقصد نکلے۔ بہت زیادہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر بلدیات): جناب سپیکر، صاحب مفتی صاحب چه کومے خبرے او کړے، چه کوم وخت دا ایډجرمنټ موشن چه Accept کیدو په هغه وخت کښے هم دا خبرے دوئ کړے وے او مونږه هم دا خبره کړے ده، چه دا هرڅه چه په کراچی کښے شوی وو، دوئ خو به نه وو تلے خو زه پخپله تلے وومه کراچی ته، هم په هغه ورځو کښے تلے وومه او ماهلته په پریس کلب کښے پریس کانفرنس هم کړے وو او ماهلته د چیف منسټر سره هم خبره کړی وه، د گورنر سره هم خبره کړی وه او مادا وئیلی وو چه مونږه دلته پښتانه چه یو، دا ستاسو چه کوم لوئے لوئے بلډنگونه دی، په دے کښے هم زمونږه د پښتنو وینه ده، دا ستاسو چه دومره لوئے لوئے روډونه دی، په دیکښے هم د پښتنو وینه ده او چه پښتون نه وے نو کراچئ به دومره ترقی نه وه کړے، هلته مونږه دا هم وایو چه مونږه ډیر غریب خلق یو او دلته مونږه مزدورئ له راغلی یو، مونږه بدمعاشئ له نه یو راغلی او مونږه دلته خلق هسے وژنی، هغوی چه هر یو پښتون مړ کړی نو هغه د اے این پی شی او چه هر چرته څوک مهاجر مړ شی نو هغه اے این پی واله مړ کړے وی نو مونږ د ټولو پښتنو خبره کوله، ماورته دا اووئیل چه مونږه دلته بدمعاشئ له نه یو راغلی، کار له راغلی یو، خدمت له راغلی یو، دا ستاسو اوس هم چه بهر په کورونو باندے ولاړ چه کوم چوکیدار دے نو هغه پښتون دے۔ مونږه هغه کمزورے کار هم کوؤ، چه مونږه ستاسو د خلقو بوټان هم پالش کوؤ او په دیکښے هم تاسو زمونږه خلق وژنئ، نو دا کوم انصاف دے، کوم پاکستان دے او کوم اسلام دے؟ په هغے زه دا خبره په فخر سره کوم چه کوم وخت مادا پریس کانفرنس اوکړو د هغے نه پس هغه قتل عام، هغه ټارگټ کلنگ چه وو هغه لږ بند شوے وو، د هغے نه پس دا بلاسټ چه اوشو نو په هغے کښے لږ بیا گړبړ جوړ شو، اوس هغه شان هلته کښے نشته۔ زه د مفتی صاحب سره ټول هاؤس ته خواست کوم چه زمونږه دلته عبدالاکبرخان هم ناست دے، د صدر صیب سره چه خبره کوؤ یا د پرائم منسټر سره چه خبره کوؤ نو د دوئ د پارټئ هم په مرکز کښے وزیران دی او زمونږ هم وزیران دی په مرکز کښے، پکارده چه دوئ د خپل مشرانو ته اووائی او مونږه خپل مشرانو ته اووایو چه په کیبنټ کښے وزیر اعظم

سره خبره اوکړی او زما دا ریکویسټ دے چه زمونږه د هاؤس د طرف نه یو ښه غوندے یو ډرافټ، ریزولیوشن پاس کړو چه زمونږ هلته چه کوم پښتانه دی چه هغوی ته تحفظ ملاؤ شی او مونږه پښتانه چه یو مونږه جنګ نه غواړو،نه هلته جهګړه غواړو خو مونږه دا وایو چه زمونږه خلق چه هلته د رزق دپاره کوم تلی دی، هغوی د په آمن کښے اوساتلے شی۔ زما خیال دادے چه دا ریزولیوشن به مونږه پاس کړو او د دوئ سره به کښینو یو یزولیوشن به ډرافټ کړو او مونږ بالکل داوایو چه دهغوی سره زیاتے کیږی، ظلم کیږی، داظلم او زیاتے ندے پکار۔ مونږ پاکستانی هم یو، مونږه مسلمانان هم یو،خو دبدقسمتئ سره مونږه پښتانه یو، نو دهغے د وجے زمونږ بچی د نه وژنی، پدی وجه مونږه دا Condemn کوؤ،چه هلته هر څه شوی دی هغه مونږ Condemn کوؤ زمونږه خلقو سره زیاتئ شوے دے، زمونږ دخلقو جائیدادونه هغوی تباه کړی دی، هلته چه کوم ټرانسفورټ دے تقریباً هغه دپښتنو دے، نو هرچرته چه لږ غوندی ګړ بړ اوشی نو هغوی زر ټرانسفورټ اوسوزوی،بسونه اوسوزوی ، زمونږه هغه غریبانو عاجزانو هغه بسونه چه دی هغه هم هغوی په کرایه باندے اغیستی وی، هغه دهغوی ذاتی نه وی، د هغے باوجو هغه غریبانان بیا ټول عمر لګیا وی هغه قرضه نه شی ختمولے۔ نو ستاسو په وساطت مونږ ټولو ته دا خواست کوؤ، چه یو ښه غوندے یوډرافټ او چه دا ریزولیوشن مونږه پاس کړو، چه هغوی ته دا اووایو چه مهربانی دی اوکړئ زمونږه دا بچی د نه وژنی، مونږه غریبانان یو او مونږ ته دی تحفظ ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: ښه خبره ده جی، تاسو د مفتی صاحب سره کښینئ او ریزولیوشن جوړ کړئ او رحیم داد خان! تاسو په دے څه وئیل غواړئ؟

Mr. Israrullah Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: اودریږئ جی، چه دا رحیم داد خان خبره اوکړی۔ رحیم داد خان، پلیز اودریږه دا دمفتی صاحب غټ پوائنټ دے، دا وړوکے شے نه دے کنه، د پښتنو وینی بهیږی، په دومره اهم څیز باندے ایډجرمنټ موشن دے، ډسکشن دے۔جی، رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، ستا سو شکریه ادا کوم چه په دے اهم موضوع باندے تاسو ماله موقع را کړه۔ مفتی صاحب چه کوم اظهار خیال او کړو په دغه واقعاتو باندے که هلته پښتانه مری که هلته هر یو انسان چه د کومے ژبے سره تعلق ساتی، هغه شهیدان کیږی نو مونږه نه صرف په هغے باندے افسوس کوؤ بلکه د هغے مذمت هم کوو، مفتی صاحب خبره او کړه چه د هغه ځائے حکومت، د پیپلز پارټئ نوم ئے پکښے یاد کړو۔ په حیثیت د پښتون او په حیثیت د پاکستان پیپلز پارټی زمونږه لیډر صدر مملکت بذات خود په دے اهم مسئله باندے،چه داد پښتانو او چه په دے پاکستان کښے څومره قومونه چه دی د هغوی په وینه بهیولو باندے ډیرخفه دے او په دے سلسله کښے هغوی څو څو ځله میټنګونه راغوښتی دی۔ او دا ملک چه کوم دے او بیا دا پارټئ چه کومے دی، زمونږه دا ملک چه کوم دے داد ملت په نوم باندے آزاد شوے دے نو په دیکښے که هر یو مسلمان وی چه د هرے ژبے سره تعلق ساتی ،زمونږه ورور دے او په هغے باندے چه څومره هغه ته تکلیف رسی هغه هر یو مسلمان ته په هغے باندے تکلیف رسی۔ په Greatest interestپه وجه باندے دا ملک چه په وجود کښے راغلے دے، داد قوم په نوم باندے نه دے، داد ملت په نوم باندے راغلے دے او په دغه ځائے کښے ډیر قومیتونه دی او په هغه وجه باندے یوه ژبه داسے منتخب شوے ده چه یره دا قومیتونه هم په کښے راغونډ وی او چه د کومے جذبے لاندی چه دا پاکستان آزاد شوے دے ،خلقو قربانئ ورکړے دی ،شهیدان شوی دی او بیا چه کوم یتیمان پاتی شوی دی او چه په کوم بنیاد باندے چه دا پاکستان جوړدے چه هغه اهمیت مخکښے لاړ شی نو دغه اهمیت به هله مخکښے ځی چه په دے پاکستان کښے څومره قومیتونه چه دی چه د هغوی خیال اوساتلے شی او د هغوی تحفظ اوکړے شی۔ مونږه په دے باندے بے غوره نه یو د دے خبرے نه بحیثیت پښتون، بحیثیت دیوے پارټئ ملګرے ،څنګه چه بشیر صاحب خبره اوکړه Already دغه مشران چه کوم دی Considerشوی دی۔ اسفندیار خان په دے نه صرف افسوس کړے دے، ملاقاتونه ئے کړی دی او دغه شان مولانا فضل الرحمن صاحب هغه تلے دے هلته کښے او بشیر خان به نفس نفیس پخپله تلے دے هغه ځائے ته، نو دا یوه

داسے واقعه چه ددے په پشت باندے چه څه دی هغه رالټول غواړی چه یره نه صرف عارضی طور دا شے ختم شی بلکه آئنده دپاره چه هغه ځائے ته خدمت له چه څوک ځی ،هغه صرف د خپل کور د ساتلو دپاره نه ځی، ددے ملک خدمت له ځی او دا کراچئ چه ده نو دا د هرچا ښار دے ، په دیکښے چه کوم دپنځلس کالو شلو کالو نه مخکښے چه کوم حالات وو هغه راوستل پکار دی۔ دا واقعه چه شروع شوے ده په دے وجه شروع شوے ده چه یو ډیکټیټر راغے ، که هغه ډیکټیټر مونږ سپورټ کړے نه وے نو دا نمونه حالات به نه پیدا کیدل، دا پښتون/مهاجر، د پښتون /پنجابی دا مسئله به نه وه ۔ هغه د خپل دوام حاصلولو دپاره دا څیزونه رااوچت کړل ۔ مهاجر ئے دپښتنو خلاف کړل او بیا پښتون ئے هلته کښے بدنامولو۔ په دے چه دهغه سړے تعلق چه کوم وو د هغه قومیت سره وو، نو په دے باندے که د Greatest interest دپاره دا قراداد ځی، مشران چه کوم دی Already په هغے باندے Concerned دی، ناست دی او که بیا هم ددے دپاره یو قرارداد 'موؤ' کیږی نو مونږه ئے حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، جناب غنی داد خان۔ ډیره موده پس غنی داد خان! جی غنی داد خان کا مائیک آن کریں۔

جناب غنی داد خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، میں مفتی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ اتنے اہم موضوع کو اس ہاؤس میں روشناس کرایا اور آپکا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں نے خود بھی ٹائم مانگا تھا، وہ اس لئے کہ کراچی سے میرا قریبی واسطہ رہا ہے۔ میں کافی عرصہ وہاں رہا ہوں اور وکالت بھی کرتا رہا ہوں اس لئے میری واقفیت نسبتاً کچھ زیادہ ہے۔ جہاں تک ٹارگٹ کلنگ کا معاملہ ہے، ٹارگٹ کلنگ بھی ہوتی رہی ہے، اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوگی اور پختون ٹارگٹ کلنگ کا اس لئے شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ ایسے پیشوں سے وابستہ ہیں جس میں وہ اپنے آپ کو Defend نہیں کر سکتے، ٹیکسی ڈرائیور ہے تو اکیلا ہے، رکشہ ڈرائیور ہے تو اکیلا ہے، تندور پہ روٹی پکانے والا ہے تو اکیلا ہے، سبزی بیچتا ہے تو اکیلا ہے اس لئے وہ آسانی سے ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہو جاتا ہے لیکن پختونوں کا اصل مسئلہ ٹارگٹ کلنگ نہیں ہے۔ میں جب وہاں پریکٹس کرتا تھا تو ہم میں سے چند پختون وکلاء تھے۔ جب انہوں نے پختونوں کے ان مسائل کو دیکھا تو ہم نے 'پختون لیگ' کے نام سے ایک تنظیم بنائی جس کا میں صدر تھا اور واحد عامر صاحب بیرسٹر جو تھے، اس کے جنرل سیکرٹری تھے۔ ہم نے پختونوں کے مسائل کو اجاگر کیا، روشناس

کرایااور کوشش کی لیکن ہم اس میں کامیاب نہیں ہوئے، ہم ان کی خاطر خواہ مدد نہیں کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہاں کی جو صوبائی گورنمنٹ تھی، وہ پختونوں کیلئے نرم گوشہ نہیں رکھتی تھی، نہ اس وقت رکھتی تھی نہ اب رکھتی ہے اور نہ رکھے گی، تو پختونوں کا اصل مسئلہ، ٹارگٹ کلنگ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن پختونوں کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کو وہاں بنیادی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ پختون بچوں کو سکول میں داخلہ نہیں مل رہا، پختون کو شناختی کارڈ ایشو نہیں ہوتا، پختوں کو ووٹر کی حیثیت سے 'ان لسٹ' نہیں کرایا جاتا۔ میں نے جب وہاں دیکھا پختوں آبادی کو جس میں بے شمار پختون آباد تھے، تو سن 70ء میں میں نے وہاں سے پراونشل الیکشن لڑا لیکن جب الیکشن کا نتیجہ آیا تو بری طرح سے ناکام ہوا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ پختون آبادی تو بہت زیادہ تھی لیکن ووٹ تو اس میں چند تھے، تو پختوں کا اصل مسئلہ جو ہے وہ ٹارگٹ کلنگ نہیں ہے وہ اس کے بنیادی حقوق کا ہے۔ جب میں ارباب جہانگیر خان کی کیبنٹ میں منسٹر تھا تو کراچی میں فسادات ہوئے، قصبہ کالونی اور نیلی گیٹ کالونی میں بہت زیادہ نقصان ہوا، کافی پختون شہید ہوئے، ارباب صاحب نے مجھے بلایا کہ غنی داد خان! آپ چونکہ کراچی سے واقف ہی ہیں تو آپ ایک وفد لے کر جائیں اور الطاف حسین سے ملیں، الطاف حسین اس وقت کراچی میں تھا باہر نہیں گیا تھا، تو میں، نوابزادہ محسن علی خان، سردار مہتاب احمد خان صاحب، سید قاسم شاہ اور مولانا عبدالباقی صاحب ہم پانچوں گئے، ان سے ملے ان سے باتیں کیں، ان سے کہا کہ یہاں جو پختون ہیں یہ تو 'وائٹ کالر' نہیں ہیں، یہ تو یہاں محنت مزدوری کرتے ہیں لیکن اس کا بھی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بدقسمتی یہ ہے، المیہ یہ ہے کہ سندھی اور مہاجر ایک دوسرے کو تو پسند نہیں کرتے لیکن جب ہمارا معاملہ آتا ہے تو پھر ایک ہو جاتے ہیں۔ کراچی میں سب سے بڑا آپریشن پختونوں کے خلاف غوث علی شاہ کے وقت میں ہوا، سہراب گوٹھ کا، تو جب تک صوبائی حکومت ہمارا ساتھ نہیں دے گی ہماری بات نہیں سنے گی تو ہم ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، تو اس لئے اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم ان کے حقوق کے حصول کیلئے اسلام آباد میں، نیشنل اسمبلی میں، سینٹ میں آواز اٹھائیں، یہاں اس اسمبلی میں آواز اٹھائیں اور جتنے فورمز ہیں اس پر آواز اٹھائیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جوڈیشری آزاد ہے، یہ ہمارا بنیادی حق ہے کہ ہم پاکستانی کی حیثیت سے جہاں چاہیں رہیں، جو کاروبار کریں، وہ ہمیں نہیں کرنے دیتے اور پھر بدقسمتی سے ہمارا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے کہ خون بھی پٹھان کا بہتا ہے پیٹا جاتا بھی پٹھان ہے لیکن خون وہ اپنے کپڑوں پہ لگا کے چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے کہ ہائے مار دیا مجھے، جان سے مار دیا تو ایسے لوگوں سے آپکا واسطہ ہے۔ آپ دلائل سے ان سے نہیں جیت سکتے،

آپکا جو حملہ ہوگا یا تو اسلام آباد سے ہوگا، بارگیننگ ہونی چاہیئے، ہمارے لیڈران صاحبان وہاں موجود ہیں، وہ کہیں گے کہ بھئی، یہ بات کیوں ہو رہی ہے؟ لیکن وہ سب سے بڑھ کر یہ کہ اب خوش قسمتی یہ ہے کہ اس وقت وہاں ان کو نمائندگی حاصل ہے۔ اے این پی کے دو نمائندے کیبنٹ میں ہیں، ایک منسٹر بھی ہے اور یہ ہمارے شاہی سید صاحب جو ہمارے پریذیڈنٹ ہیں، وہ یقیناً بہت خوش اسلوبی سے اور بہت دل جمی سے پختونوں کی مدد کر رہا ہے لیکن ناکام ہیں اور ناکام اس لئے ہیں کہ ہمارے ممبرز جو ہیں، وہ بہت کم ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم پختونوں کو وہاں ایک سیاسی طاقت بنوائیں، پختونوں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ صوبہ سرحد کے بعد اگر کہیں پختون آباد ہیں تو وہ کراچی اور حیدر آباد میں ہیں۔ اگر ان کو سیاسی طاقت بنائیں تو میرا اپنا تجربہ ہے، میں بہت عرصہ وہاں رہا ہوں کہ کم از کم چودہ پندرہ ممبرز ہم منتخب کروا سکتے ہیں۔ جب ہم سیاسی طاقت بنیں گے تو ہماری بات سنی جائے گی، اگر سیاسی طاقت نہیں بنیں گے تو ہماری بات نہیں سنی جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ یہ جرگہ جو بھی ہے، جس کا یہ انتخاب کرتے ہیں، جرگہ جائے لیکن جرگہ جا کر کیا کہے گا، ٹارگٹ کلنگ بند کر دو؟ نہیں جرگہ جا کر کہے کہ پختونوں کو بنیادی حقوق دو، وہ بھی پاکستانی ہیں۔ یہ المیہ نہیں ہے کہ پاکستان بننے کے بعد کچھ لوگ ہجرت کر کے آ گئے وہ پاکستان کے مالک بھی بنے ہیں اور سب سے اچھے پاکستانی بھی ہو گئے اور ہم جو صدیوں سے یہاں رہ رہے ہیں، آباؤ اجداد صدیوں سے رہ رہے ہیں، ہمیں بنیادی حقوق حاصل نہیں ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن میں نشاندہی کرنا چاہتا تھا کہ پختونوں کا مسئلہ ٹارگٹ کلنگ کا نہیں ہے، ٹارگٹ کلنگ تو اس لئے کرتے ہیں کہ وہ آپ کو تنبیہ دیتے ہیں کہ بھئی دیکھو، اگر کراچی میں رہنا ہے تو ہماری شرائط پہ رہنا ہوگا۔ ہر سال، دو سال بعد یہ ڈرامہ وہ رچاتے ہیں اور وہ اس مقصد کیلئے رچاتے ہیں کہ آپ کو تنبیہہ کریں، آپ کو یاد دلائیں کہ نہیں کراچی ہمارا ہے، کراچی میں اگر آپ نے رہنا ہے تو ہماری شرائط پہ رہنا ہے۔ جناب سپیکر، میں واقعی آپ کا بہت مشکور ہوں اور کفایت صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ اتنا اہم ایشو یہاں لائے ہیں لیکن پختونوں کا اصل مسئلہ ان کے بنیادی حقوق ہیں جس کیلئے ہمیں تگ و دو کرنا چاہیئے۔ یہ ایک مشکل منزل ہے، دشوار منزل ہے، اس کیلئے جدوجہد کی ضرورت ہے اور سنجیدہ کاوشوں کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں، آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب! نماز کا وقت ہو رہا ہے، مختصر جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب، ډیره مهربانی۔ داسے ده جی چه زه به مختصر خبره کوم ځکه زما ټولو مشرانو د مطلب او د غرض خبرے کړے دی او رشتیا خبره چه زه د مفتی صاحب مشکور یم چه د دومره اهم مسئلے نشاندهی ئے کړے ده او زه به خبره هم داسے کومه چه تلخئ ته لاړه نه شی او په خوږ انداز کښے ختمه شی۔ دیکښے شک نشته چه عوامی نیشنل پارټی نن په سندھ کښے په حکومت کښے یو وزارت لری او یقیناً چه مونږ د دغے صورتحال، چه کوم مخامخ دے ، د دے عوامی نیشنل پارټئ ډیره مقابله هم کړے ده او د دے مخه ئے هم نیولے ده او دا نن په دے سندھ کښے دا واقعه دننه نه کیږی ، یو ټائم کښے خو دا واقعات دومره زیات شوے وو چه زمونږه رهبر تحریک خان عبد الولی خان د خدائے پاک او ښنخی هغه پخپله کراچئ ته تلے وو او د دے ټولو مسئلو چه کوم دے هم دغه یو حل چه په افهام و تفهیم باندے د مسئلے حل اغوستو۔ ډیره Sensitive مسئله ده، تیزے خبرے پے کیدے شی خو د کراچئ پښتانه چه کوم زمونږ نا ډیر لرے پراته دی او کوم مشکلات جوړیږی نو مونږ له پکار دا دی چه مونږ داسے خبره کوؤ چه هغوی پے مضبوط شی او هلته حالات نور پیچیده نشی۔ لهذا مونږه کراچئ منی پاکستان ګڼړو او د ټولو قومونو په هغه ځائے کښے خپله خپله حصه په هغه ځائے کښے پراته دی او د یو پاکستانی په حیثیت په هر ځائے کښے د هر پاکستانی خپل حق شته ۔دغه رنګ د پښتنو هم چه کوم دے نو په کراچئ کښے بنیادی حقوق دی او که دا څوک نه تسلیموی نو دا به نا جائزه کوی۔لهذا مونږ په دے بنیاد خبره کوؤ چه عوامی نیشنل پارټی هلته خپل تاریخی کردار ادا کړے دے۔ دا چه په حکومت کښے زما یو وزارت دے مونږ دا نه وایو چه په مرکز کښے چه کوم دے جمیعت علماء اسلام هم شته دے ځکه چه په پاکستان کښے نن چه څومره پارټئ دی، د دے ټولو متحده حکومتونه دی۔ یا په مرکز کښے په متحده دغے کښے ناست دی، Alliance کښے ناست دی یا په صوبو کښے په Alliance کښے ناست دی۔یوه پارټی داسے نشته چه هغه د دے اتحاد نه بهر وی۔ لهذا دا خبره کول چه دا فلانکے کوی او ډینګلے کوی داسے خبره نشته۔د دے ټوله ذمه واری زمونږ مشترکه ده او مونږ الزام نه لګوؤ هغلته چه کوم صورتحال روان دے ، د هغے صورتحال د مخے د نیولو د پاره مونږه دا

خبره کوؤ چه زمونږه عوامی نیشنل پارټی تر دے پورے په احتجاج تلے ده چه که چرته څه واقعات راغلی دی هغوی د پښتنو سره نیغ په نیغه ولاړ دی او هلته چه کوم دے نو بائیکاټ هم کړے دے ، هغلته خپل جلوسونه هم اوختے دے ، جلسے هم کړے دی او تر دے پورے چه داسے واقعات هم راغلی دی چه د عوامی نیشنل پارټی اوولس، اوولس کسان په یوه ورځ شهیدان شوی دی۔ مونږ د هغے جنازے اوچتے کړے دی۔ لهذا د عوامی نیشنل پارټئ کردار په دیکښے د چا نه پټ نه دے او مونږ دا خبره کوؤ چه مونږ د ټول پاکستانیانو، د ټول انسانیت د خدمت خبره کوؤ خو چه چرته چرته د پختون خبره راځی چه زما د پختون د یو ځاځکی د هغے تپوس مونږه او نکړو، زه دا ګنړم چه زه د خدائے او د رسول په مخکښے مجرم یم، لهذا مونږه د هغوی تپوس به کوؤ او د دے اسمبلی نه مونږ دا خبره کوؤ، پکار دا دے چه مونږه په دے آواز هغه پختانه چه کوم دے مضبوط کړو چه مونږ دا اووایو چه په کراچئ کښے هغه پښتانه یواځے نه دی۔ دا صوبائی اسمبلی چه کوم دے دا ټوله په ټوله ورسره ده او دا ټوله صوبه د هغوی شاته ولاړه ده۔ مونږ هغوی ته دا وایو چه هغوی له پوره پوره حقوق ورکړئ او پښتانه کمزوری نه دی۔ مونږ د یو مصلحت تحت چه د خپلو میاندو او د پلارانو کورونو نه ډیر لرے یو۔ مونږه ډیره د خپلے وروولئ او د افهام او تفهیم لاره خپله کړے ده خو چه وائی *تنگ آمد بجنگ آمد*، چه که تنګوی مو یا چه دیوال ته مو لګوی نو بیا زمونږ دا یو خبره ضرور ده چه پښتانه نه بے موره دی او نه بے پلاره دی۔ پښتانه پخپله هم په کراچئ کښے مضبوط دی او د پښتنو تپوس کولو واله هم شته، که چرته زمونږ د پښتنو ګریبان ته لاس نه اوباسی نو دا هم د دے اسمبلی په فلور اعلان کوؤ چه د بل چا ګریبان به هم زمونږ نه نه پاتے کیږی، چه د پښتون ګریبان تار تار وی نود بل ګریبان به هم تار تار وی۔ هم په دے الفاظو زه اجازت غواړم او دا ورته وایم د پښتو هغه شعر چه وائی:

زه یم پښتون زما په سر شمله ککه اوتړئ
پس له مرګه چه مے زنه په خاصه او تړئ
دا مے د پلار نیکه یادګار دے چه ژوندے پاتے شی

خازے د قبر ته مے توره او نیزه اوتړئ
که په ژوندون مے پوره نه شو دا آرمان دے زما
د انقلاب جهنډا زما په جنازه اوتړئ

والسلام۔

جناب سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب کے مشکور ہیں کہ وہ ایک بہت اہم مسئلے پر ایڈ جرنمنٹ موشن لائے تھے، تمام پارٹیز کا موقف بھی سامنے آیا۔ جس طرح چند مشران نے تجویز پیش کی ہے، مفتی کفایت اللہ صاحب کے ساتھ آپ سب بیٹھ جائیں، ایک مدلل، موثر اور متفقہ قرار داد لائیں تاکہ ہمارے صوبے کی آواز ہر ایوان تک پہنچ جائے۔ بہت شکریہ۔ The sitting is adjourned till 4.00 P.M evening 8th March۔ نماز قضا ہو رہی ہے، پھر انشاء اللہ ملیں گے۔ تھینک یو جی۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 8 مارچ 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)